اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

شذرات

نمائندگی کا مسئلہ (اداریہ)

امیرِ شریعت

حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

روزہ اور جہاد، روزہ اور غذا، اللہ تعالیٰ کا دینِ اسلام میں عورت کا مقام، دار العوام اور مسائل، شہر شہر سے ملاحظہ فرمادیں

۱۸ تا ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء | شمارہ نمبر ۳۳ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

تمہیں سے ہے!

زرخیز سرزمینِ تمنا تمہیں سے ہے
دنیا تمہیں سے ہے مری عقبیٰ تمہیں سے ہے

ذروں میں آب و تاب، ستاروں میں روشنی
اس بزمِ کائنات میں جلوہ تمہیں سے ہے

ہر زخمِ آزرد کی دوا ہے تمہارے ہاتھ
ہر دردِ زندگی کا مداوا تمہیں سے ہے

رخشندگیٔ ذہن رسا ہے تمہارا ذکر
قلبِ سلیم و دیدۂ بینا تمہیں سے ہے

تم رحمتِ تمام بقولِ خدائے پاک
مومن کا قلب عرشِ معلّٰی تمہیں سے ہے

تم پہ علومِ آدمِ اوّل ہیں بے نقاب
نشو و نمائے گلشنِ دنیا تمہیں سے ہے

الیاسؑ و خضرؑ ہیں مری نظروں میں محترم
لیکن میرے جنوں کا مداوا تمہیں سے ہے

تم سے ملا قرار زمیں کو، فلک کو اوج
مہتاب و آفتاب کا جلوہ تمہیں سے ہے

اسرارِ عرش و فرش کے ہو تم امینِ خاص
گردوں پہ اس زمین کا چرچا تمہیں سے ہے!

حضرۃ احسان دانش

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ | شمارہ نمبر ۳۲
جمعۃ المبارک ۱۷ تا ۲۳ رمضان ۱۳۹۹ھ

— سرپرست —
مولانا عبید اللہ انور

— مدیر —
اکرام القادری

— مدیر معاون —
عمیر الہاشمی

— بدلِ اشتراک —
سالانہ
۶۵ — روپے
ششماہی
۳۲ — روپے
سہ ماہی — ۱۷ روپے
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے
یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

متناسب نمائندگی

پاکستان قومی اتحاد کی جنرل کونسل نے اپنے اجلاس میں کافی غور و غوض اور سوچ بچار کے بعد متناسب نمائندگی کے مسئلہ پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو اپنے فیصلے اور ردِّ عمل سے آگاہ کر دیا ہے۔ پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کی طرف سے صدر مملکت کو ایک مراسلہ ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں واضح تر الفاظ میں کہا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں حکومت کی طرف سے متناسب نمائندگی کی تجویز پیش کرنے سے عام انتخابات کے بروقت انعقاد میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔ مفتی صاحب نے اپنے خط میں کہا ہے۔ کہ حکومت متضاد پروگرام کو پاکستانی عوام کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس سے وہ خود بھی ابھی تک واضح شکل نہیں دے سکی۔ اور اسے دوسرے ممالک میں اپنے نمائندے بھیج کر مطالعہ کرنا پڑ رہا ہے۔

قومی اتحاد کے علاوہ ملک کی دیگر پارٹیاں بھی متناسب نمائندگی کے مسئلہ پر حکومت کو اپنے ردِّ عمل سے آگاہ کر چکی ہیں۔ تمام قابل ذکر پارٹیاں بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ کی طرح اس بات پر بھی متفق ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں متناسب نمائندگی کا نظام نہیں اپنایا جا سکتا۔ اس کے لئے آئین میں ترمیم کرنا ہوگی۔ جو پارلیمنٹ کا حق ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ کو آئندہ آنے والی حکومت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

اب حکومت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے۔ اپنی توجہ صرف اور صرف وقت مقررہ پر عام انتخابات کرانے پر دے۔ اور اس قسم کے خرخشوں میں نہ پڑے۔ جن سے حکومت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہو ویسے بھی حکومت نے باقاعدہ مراسلات کے ذریعہ سیاسی جماعتوں کا نقطۂ نظر معلوم کیا ہے۔ بالفرض اگر سیاسی جماعتوں کا نقطۂ نظر اسی سلسلے میں حکومت کے حق میں ہوتا۔ تو حکومت اس پر ضرور عمل پیرا ہوتی۔ یہانتک کہ اگر چند ایک جماعتیں بھی حکومت کے مؤقف کی تائید کرتی تب بھی حکومت دوسری جماعتوں کی رائے کو ترک کر دیتی۔ لیکن اب جب کہ تمام جماعتیں حکومت کے مؤقف کے برعکس اپنی رائے کا اظہار کر چکی ہیں۔ تو قرین انصاف یہی ہے کہ حکومت سیاسی جماعتوں کی بات تسلیم کرے۔ اور اگر حکومت ایسا نہیں کرتی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت کی نظر میں سیاسی جماعتوں اور عوام کی رائے کی کوئی وقعت نہیں ہے۔

بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ پر بھی حکومت نے یہی رَوِش اپنائی ہوئی ہے۔ اور بجٹ کے مسئلہ پر بھی حکومت نے عوام کے احساسات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ حکومت نے ابتداء میں واضح اعلان کیا تھا۔ کہ فوجی حکومت کا کام انتخابات کرا کے اقتدار عوام کے نمائندوں کے سپرد کرنا ہے۔ وعدہ تین ماہ کا تھا۔ مگر اب تیسرا سال گزر رہا ہے۔

ہم صدر گرامی منزلت سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ اپنے اعلانات اور وعدوں کا احترام کریں۔ اقتدار آنی جانی شئے ہے۔ اصل چیز کردار ہے۔ جس کے نقوش دیرپا ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات انمٹ۔ یوں بھی ملکی حالات جس ڈگر پر جا رہے ہیں۔ اور بین الاقوامی طور پر چکر چل رہا ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ یہاں ہمارے ملک میں ایک مستحکم پائیدار منتخب حکومت کا قیام میں آئے۔ اور انتخابات کا مزید التوا کسی بھی بہانے ملک اور قوم کے لئے بہتر نہیں ہوگا۔

پبلشر مولانا عبید اللہ انور ... مطبع ... لاہور

اپیل

جمعیۃ عُلمائے اسلام مملکتِ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج ، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے ، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے ـــــ

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں عُلماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و رُوز اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیئے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیّت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدماتِ مسلّمہ ہیں تحریک بحالیٔ جمہوریّت ، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفٰےؐ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے ، لیکن نصرتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دَور میں ۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربُوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے ۔

التماس

اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات ، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت مال کی امداد فرمائیں ۔ نیز بیت المال کیلیے

زکوٰۃ

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کرکے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں ۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں ـــ

(مولانا) محمد عبد اللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبید اللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام ، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد
(مولانا) مفتی محمُود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ : زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجائیں

(از: سید عطاء الرحمٰن بی اے (آنرز)

روزہ اور غذا

قرآن مجید و فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کی مکمل آزادی عطا فرمائی ہے۔ اور یہ آزادی حلال چیزوں کے لئے اس لئے ہے۔ کہ اکل و شرب۔ کھانا پینا انسان کی فطرت ہے۔ اور اس فطرت پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ جب تک فطری تقاضے حدود میں ہیں۔ اور قناعت کا ان میں حسن ہے۔ وہ ہمہ پہلو آزاد ہیں۔ اور اس لئے ان کو یہ کھلی چھٹی ملی ہے۔ کہ اس زمین کا یہ نظام ہے۔ کہ یہ انسان کی ضروریات کی کفیل ہے۔ انسان اگر عقل سے کام لیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اُس کو عطا کی ہے۔ اور جس نے اس کو اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کیا ہے۔ تو اس کرۂ ارض پر اس کے اکل و شرب اس کی حیات کے سارے سامان موجود ہیں اگر وہ عقل کا صحیح استعمال کر سکتا ہے۔ اور فکری جد وجہد کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ تو قدرت اس درجہ فیاض ہے۔ کہ وہ اپنے نائب کو تکلیف میں نہیں ڈال سکتی۔

روزہ اگرچہ فاقہ نہیں ہے۔ لیکن کھانے پینے میں ایک وقفہ ضرور ہے۔ فاقہ بھی انسان کی ایک طبعی اور جبلی ضرورت ہے۔ اگرچہ انسان بلکہ حیوانوں کو بھی بعض امراض میں غذا کی طرف رغبت نہیں رہتی۔ اور بعض مرضی کیفیتوں میں تو غذا کا تصور بھی انسان کو ناگوار ہوتا ہے۔ روزے میں کھانے پینے کا جو وقفہ ہوتا ہے۔ وہ جسم کو فضلات سے پاک اور خون کو صاف کرتا ہے۔ روزہ روزے دار میں حرص اور مرض سے مقابلے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ اسلئے نفس کے تزکئے اور جسم کی تربیت کے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ مسلمان ہر سال پورے مہینہ تک نفس و جسم کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اور ضبط و نظم کی عادت ڈالتے ہیں۔

روزوں کے مبارک مہینہ میں پابندی اوقات کی بےمثال تربیت حاصل ہوتی ہے تمام حکیم و ڈاکٹر اور سائنس دان اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اوقات مقررہ پر کھانا کھانے میں صحت کی ضمانت ہے۔ وقت پر کھانا کھانے سے ان کا جسمانی نظام جو تغذیہ حاصل کرتا ہے۔ وہ بے وقت کھانے سے ممکن نہیں۔

رمضان میں قدرت کی بے شمار نعمتوں سے متمتع ہونے کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم نہ صرف اپنے اقتصادی نظام کو متاثر کریں بلکہ اپنے لئے اکل و شرب کا زائد از ضرورت و حیثیت سامان کر کے اپنے لئے نئے مسائل پیدا کریں۔ وہ لوگ جو بے حساب نعمتوں سے بے حساب متمتع ہونے کے اہل ہیں۔ ان کو اپنے پڑوس اور اپنے معاشرے کو ضرور دیکھنا چاہئے کہ کوئی فاقہ تو نہیں کر رہا ہے۔

میری رائے میں رمضان شریف میں افطار و سحر کے جو انتظامات لوگ کرتے ہیں۔ وہ اس ماہ مبارک کی روح و اسپرٹ کے خلاف ہیں کھانے پینے میں تنوعات کثیر نقصان دہ ہیں۔ افطار میں ہم جتنا کھا لیتے ہیں۔ اور رات کے کھانے سے جو شکم پوری کر لیتے ہیں۔ اور پھر صبح سحری میں جو لوازمات ہم کرتے ہیں۔ وہ کھانے پر کھانے کی تعریف میں آتے ہیں۔ کئی گھرانوں میں تو افطاری سے چھ گھنٹے قبل ہی گھما گھمی شروع ہو جاتی ہے۔ کہیں پلاؤ قورمہ تیار ہو رہا ہے۔ کہیں کڑاہی میں پوریاں کچوریاں تلی جا رہی ہیں کہیں حلوا تیار ہو رہا ہے۔ اور کہیں شربت لیموں، ٹھنڈے دودھ اور لوتلوں کا ابھی سے اہتمام ہے۔ پھر اس پر بس نہیں حرہ یہ کہ بازار سے دہی بھلے، پکوڑے سموسے مٹھائی اور فروٹ کیا کچھ نہیں منگایا جاتا۔ اور یہ سب کچھ افطاری کے نام پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ میاں جی نے آج روزہ رکھا ہوا ہے۔

میں ذاتی طور پر رمضان المبارک میں گذشتہ پچاس برس سے افطار کے وقت مروجہ افطاری۔ یعنی دہی بھلے، دال سموسے، پھلکیاں چٹنیاں، قلمی بڑے، آلو کچالو وغیرہ کچھ نہیں کھاتا۔ میرا معمول یہ ہے۔ کہ میں کھجور سے روزہ افطار کرتا ہوں۔ اور اگر ممکن ہوتا ہے۔ تو کوئی اچھا شربت یا لیموں کا رس پی لیتا ہوں۔ نماز مغرب سے فارغ ہو کر کھانا کھا لیتا ہوں۔ یعنی دو چپاتی سالن کے ساتھ گاہے انڈہ اور بس۔

سحری میں معمولی اور سادہ کھانا کھاتا ہوں گھی کی روٹی رمضان میں ترک کر دیتا ہوں۔ میں اس معمول پر ۱۹۳۰ء سے کاربند ہوں۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سادہ خوراک سے صحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہ

"نان جویں پر ہے مدار قوت حیدری"

شاید میں غلطی نہیں کرونگا۔ اگر سب کو ایسا ہی مشورہ دوں۔ یقین کرنا چاہئے، کہ ایسا کرنے سے صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس کے برعکس اس میں جسم اور روح دونوں کا فائدہ ہے۔ پھر دیکھئے! تراویح اور تہجد میں کیا مزہ آتا ہے۔ یہ کیا نماز ہوئی۔ کہ رکوع کر رہے ہیں۔ تو حلق میں پانی اچھل کر آ رہا ہے۔ اور سجود میں جیسے غذا باہر نکلی چاہتی ہو۔

آج کی دنیا میں سائنسی انکشاف کے لحاظ سے روزہ ایک برکت ہے۔ جو بات آج سائنس کو معلوم ہوئی ہے۔ اس کا ادراک ذات ختم رسل ؐ کو تھا۔ اسی لئے آنحضرت ؐ نے روزہ کو جسم و روح کے لئے باعث خیر و برکت قرار دیا ہے۔

اور مسلمانوں کو اعتدال اور میانہ روی کی تلقین کی ہے۔

وہی قادرِ مطلق جس کے حکم سے آپ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ کو کھانے پینے کی پوری آزادی دیتا ہے۔ مگر ایک حد کے ساتھ کہ اسراف نہ کرو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم اتنا نہ کھائیں، کہ وہ ایک طرف اسراف کی تعریف میں آجائے۔ اور دوسری طرف ہمارے جسم اور ہماری روح کے لئے سبب علالت بن جائے۔ ہم جب بھی ضرورت سے زیادہ کھائیں گے ہمارا جسم اور اس کا نظام اسے قبول نہیں کریگا۔ اور ایسا کھانا صحت کو نقصان پہنچائے گا۔ بنا بریں ماہ رمضان المبارک کے اوقات سحری اور افطاری کے کھانے میں اعتدال اور میانہ روی کو مدِنظر رکھنا چاہئے۔ روزہ اس مجرمانہ ذہنیت سے نجات دلاتا ہے۔ کہ انسان خود تو پیٹ بھر کر کھائے۔ مگر دوسروں کی بھوک کا خیال نہ کرے۔ خود تو ٹھنڈے مشروب پیئے۔ مگر دوسروں کی پیاس کی پرواہ نہ کرے۔ روزہ ضبطِ نفس، قوتِ برداشت، صبر و قناعت اور مجاہدانہ تربیت کی تکمیل کرتا ہے۔ سادہ زندگی سادہ خوراک کی عادت ڈالتا اچھے خیالات پیدا کرتا ہے۔

اسلام مساوات کی تعلیم ہے۔ نماز مجلسی مساوات کا درس ہے۔ روزہ اقتصادی مساوات کے قیام کے لئے تلخ حقیقت کا تجربہ ہے۔ لفظوں کی کوئی ترتیب و تخریب تاریک دنیا کا نقشہ پیش نہیں کر سکتی۔ اس لئے روزہ روا رکھا گیا۔ تاکہ ہر فارغ البال فاقہ کش کی بدحالیوں کا ہلکا سا اندازہ لگا سکے۔ ورنہ غریب کی مصیبتوں کا ذکر ہی دردِ سر ہوتا ہے۔ کوئی کسی کی داستان درد سن کر اپنے آرام کو کیوں حرام کرے۔ ہمدرد(?) کتابیں لکھو، لاکھ نصیحت کے دریا بہاؤ۔ مگر غریب کی زندگی کی جو آہوں(?) کی بستی ہے۔ اس کا پورا احساس ممکن نہیں۔

اس لئے اسلام نے روزے کا حکم دے کر غریب کی زندگی کی ہلکی سی جھلک دکھا کر غریب کی زندگی کا احساس کرایا ہے۔

روزہ کے بغیر کوئی کیا جانے کہ غریب کے چہرے پر بے کسی کا غبار کیوں چھایا ہوتا ہے۔ اور اس کے دل کی بستی پہ آہوں کا دھواں کیوں چھایا رہتا ہے۔ رمضان کے ایام میں روزہ دار اپنے کرب سے اُن لوگوں کی اضطراب انگیز زندگی کا اندازہ کر لیتا ہے۔ جن کے گھروں میں فاقہ سال سال بھر زبردستی مہمان رہتا ہے۔ امیر کے گھر تو رمضان کے بعد عید آئے گی۔ مگر غریب کے گھر سے رمضان جاتا ہی نہیں۔ سحری کا اہتمام اور افطار کی امید کے درمیان چند گھنٹوں کی بے کلی برداشت کرنا بھی قیام ہو جاتا ہے۔ لیکن اُن کا کیا حال ہے۔ جن کے گھر سحری اور افطاری کا سامان ہوا ہی نہیں۔

مذہب اسلام تو مغرور کی گردن خم کر دیتا ہے۔ تاکہ اربابِ غرور و اقتدار غریبوں کی بدحالی کو دیکھیں۔ اور سال میں ایک مہینہ تو سوچیں اور محسوس کریں۔ کہ فاقہ کیا بلا ہے۔ مگر صد حیف ہے ان امیروں پر جن کی عمر عیش پرستیوں میں اور جنہوں نے روزے بھی احساس لطیف کے پروردگار میں نہ رکھے۔ اُنہیں کیا معلوم کہ مفلسی چھوٹے بڑوں میں دردناک ڈرامہ کھیلتی ہے۔

روزہ ایک عبادت ہے اور فرض ہے۔ اس کے روحانی اور جسمانی فائد[ے] مسلم ہیں۔ من جملہ فوائد و برکات کے روز[ے] کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ انسان جو ہر قسم کی نعمتوں سے بہرہ ور ہے۔ اور ا[س] کے کھانے پینے پر قدرت رکھتا ہے۔ و[ہ] حسب حکم خداوندی جب کھانے پینے سے ہاتھ کھینچتا ہے۔ اور خود کو اکل و شر[ب] سے محروم کرتا ہے۔ محرومی کے اس احسا[س] سے اُن لوگوں کا ضرور خیال آنا چاہئے، جو ا[پنی] بے صناعتی کی بنا پر اشیائے خورد و نوش سے مجبوراً محروم رہتے ہیں۔ ان کو اس بھوک و پیاس کا احساس ہونا چاہئے۔ جو ایک نادار کی قسمت ہو جاتی ہے۔ اور اس پیا[س] کا ادراک ہونا چاہئے، کہ جو کشمکش حیا[ت] اور اصول و فرائض کی بنا پر اختیار کی جاتی ہے۔ اگر ایک روزے دار کی روح اس غایت سے آگاہ اور واقف نہیں ہوتی ہے۔ تو میری رائے میں اس کی احساس ادراک کی قوتوں کو بیدار ہونا چاہئے بقول شاعر مشرق۔

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

○ متناسب نمائندگی کا نظام بہتر ہے۔ مگر انتخابات میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے (مولانا مفتی محمود)

○ صبح کی آذان غلط اوقات پر نشر ہو رہی ہے حکومت توجہ دے۔

صدر مملکت جنرل ضیا الحق کی جانب سے متناسب نمائندگی کی تجویز پر پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنے رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ مرکزی کونسل کے اجلاس میں متناسب نمائندگی کی تجویز پر قومی اتحاد کا موقف طے کیا جائیگا۔ مفتی صاحب نے ذاتی طور پر کہا کہ میں تناسب نمائندگی کا حامی ہوں۔ بشرطیکہ اس سے ۱۷ نومبر کے عام انتخابات میں تاخیر نہ ہو۔ اگر حکومت یقین دلائے۔ کہ عام انتخابات میں تاخیر نہ ہوگی تو ہوسکتا ہے۔ کہ قومی اتحاد کی کونسل بھی اس تجویز کی حمایت کردے۔ مولانا مفتی محمود نے اے پی پی سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ کہ متناسب نمائندگی عام انتخابات کا بہترین نظام ہے۔ جمعیت علمائے اسلام نے ۱۹۷۰ء کے جنرل الیکشن کے لئے اپنے منشور میں اس طریق انتخاب کو شامل کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ متناسب نمائندگی کی بنیاد پر جو پارلیمنٹ وجود میں آتی ہے۔ اُسے ووٹروں کی حمایت حاصل ہوتی ہے اور ایسے اچھے اور محنتی لوگ بھی قوم وملک کی خدمت کے لئے آگے آسکتے ہیں۔ جن کا کسی پارٹی کے سے تعلق نہیں ہوتا ہے۔

فقہ جعفریہ کے مطالبات کے متعلق مفتی صاحب نے کہا کہ قومی اتحاد آئین کا پابند ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ تمام قوانین قرآن وسنت کی روشنی میں بنائے جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ علماء کے ۲۲ نکات میں کہا گیا ہے۔ کہ ہر شخص کو اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی اجازت ہوگی جبکہ پبلک لاء عام لوگوں کے لئے ایک جیسا ہوگا۔

قائد جمعیت مولانا مفتی محمود کی طرف سے مقرر کردہ سرحد کمیٹی کے سربراہ سابق وفاقی وزیر حاجی فقیر محمد نے پورے صوبے کے تنظیمی دورے شروع کردیئے ہیں۔ حاجی فقیر محمد صاحب ایک بار پورے صوبے کا تنظیمی دورہ کر چکے ہیں صوبہ سرحد میں جمعیت کی تنظیمی کاروائی کی طویل خاموشی کے بعد حاجی صاحب کے تنظیمی دوروں اور مصروفیات نے جماعتی حلقوں کے دل جیت لئے ہیں۔ ڈیرہ ڈویژن کے دورہ کے دوران حاجی صاحب مدرسہ معراج العلوم بنوں میں قومی اتحاد نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ان الزامات کی پرزور تردید کی۔ جس میں قومی اتحاد پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ حالیہ وفاقی بجٹ کی تیاری میں قومی اتحاد کے وزراء ملوث ہیں۔ حاجی صاحب نے کہا کہ قومی اتحاد نے حکومت سے ۲۱ اپریل کو علیحدگی اختیار کی۔ اور یہ بجٹ ان کی علیحدگی کے بعد تیار ہوا ہے۔ اس طرح قومی اتحاد نے کئی بار بار جنرل ضیا الحق کو مشورہ دیا تھا کہ ہمارے ملک کے غریب عوام شروع ہی سے مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اور قوت خرید جواب دے چکی ہے۔ اس لئے ان پر مزید ٹیکس نہ لگائے جائیں۔ حاجی صاحب نے کہا کہ انشاءاللہ قومی اتحاد اس مرتبہ بھاری اکثریت سے انتخابات جیتے گا۔

اپنی اس تقریر میں حاجی صاحب نے ان عناصر پر کڑی نکتہ چینی کی۔ جو قومی اتحاد کو بدنام کرنے میں کوئی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ انہوں نے نے کارکنوں کو ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان باطل اور طاغوتی طاقتوں کے غلط پروپیگنڈہ کو بے اثر بنانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور گاؤں گاؤں جا کر قومی اتحاد کا پیغام پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد برسراقتدار آکر ملک میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرے گا۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگوں کو خودبخود سہولتیں میسر ہو جائیں گی۔

جمعیت علمائے اسلام ڈیرہ اسماعیل کے ضلعی ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا حاجی صاحب کہا کہ نوکرشاہی سے ہرگز یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کی جڑیں مضبوط

کرے گی۔ ایک طرف ملک میں مہنگائی رشوت اور بدعنوانیاں بڑھ گئی ہیں۔ اور دوسری طرف جرائم اور سرخ فیتے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ جس کے نتیجے میں عوام کے مسائل بڑھ گئے ہیں۔

حاجی صاحب نے کہا کہ مولانا مفتی محمود کی بھرپور نمائندگی کے نتیجے میں چشمہ رائٹ بنک کینال اور ڈیرہ دریا خان پل کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے اس دورہ میں کمیٹی کے دوسرے اراکین — مولانا قاضی عبداللطیف، امیر نواز خان ایڈوکیٹ اور مولانا لطف الرحمٰن بھی آپ کے ساتھ تھے۔ کمیٹی نے اس بات کا جائزہ لیا۔ کہ ڈیرہ کی قومی اور صوبائی نشستوں پر قومی اتحاد اور دوسری جماعتوں کی کیا پوزیشن ہے۔

کوہاٹ کے حاجی محمد اسحاق نے حکومت کی طرف سے آذان کے اوقات کو غلط قرار دے کر اس سلسلے میں ڈائریکٹر میٹورالوجیکل سنٹر لاہور سے دریافت کیا کہ اسٹرولوجیکل ٹوائیلائٹ کے وقت آفتاب افق سے کتنے درجے نیچے ہوتا ہے۔ انہوں نے بذریعہ خط نمبر ۱۲۷۹/۷۹/۹ (۱۰) ۱-۲-ح مورخہ ۲۹/۵/۲۲ جواب دیا کہ ۱۸۔ درجے پر۔ مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی کراچی نے اپنی کتاب صبح صادق میں کئی کتابوں سے ثابت کیا ہے۔ خاص کر کتاب الاوقات جو اردو کالج کراچی کے کتب خانہ خاص میں محفوظ ہے۔ اس کے صفحہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۵، ۲۸ پر اس کی تصریح موجود ہے۔ کہ صبح کاذب کے وقت آفتاب افق سے ۱۸ درجے اور صبح صادق کے وقت ۱۵ درجے نیچے ہوتا ہے۔ اس کتاب کی صحت پر علماء کی ایک مجلس کا اتفاق ہے۔ اس طرح راولپنڈی، لاہور، کراچی کے علماء سے خط و کتابت پر پتہ چلا ہے کہ ان کے اوقات بھی محکمہ موسمیات صبح کاذب کے ہیں (سوائے خدام الدین لاہور کے جن کے صبح کی آذان کے اوقات درست ہیں) انہی واقعات کی بنا پر کراچی کے ایک عالم سعید اللہ کاظمی نے روزنامہ جسارت کراچی مورخہ ۷/۷/۱۶ کے صفحہ ۱ پر ایک درخواست کے ذریعہ شریعت بنچ میں نماز صبح کے موجودہ اوقات کی شرعی حیثیت کو چیلنج کر دیا ہے۔ اور اس درخواست میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں صبح صادق کے جو اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ دراصل صبح کاذب کے اوقات ہیں۔ جس کے باعث آذانیں خصوصاً ماہ رمضان میں صبح میں ہو جاتی ہیں۔ جو فجر کی نماز کے لئے موضوع نہیں۔ مندرجہ بالا واقعات تفصیل سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور ڈائرکٹر جنرل میٹورالوجیکل سروسز کراچی کے نوٹس میں آ چکا ہے۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ صبح کی آذان کے اوقات کو درست کیا جائے۔ تاکہ رمضان شریف میں فجر کی آذانیں صحیح اوقات پر دی جا سکیں ۲۶ جولائی ابتدا رمضان سے صبح کی آذان کے صحیح اوقات بمطابق کتاب "صبح صادق" مرتبہ۔ مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی حسب ذیل ہیں،

نمبر شمار	نام شہر	اوقات آذان فجر از یکم رمضان
(۱)	راولپنڈی	۵۵ — ۳ بجے
(۲)	لاہور	۵۸ — ۳ //
(۳)	کراچی	۴۷ — ۴ //
(۴)	پشاور	۱ — ۴ //
(۵)	کوہاٹ	۳ — ۴ //

امید ہے صدر مملکت اور متعلقہ اصحاب اس سلسلے میں دلچسپی لے کر اس اہم مسئلے کو پوری طرح حل کریں گے

○ ڈویژنل اور ضلعی انتخابات۔

○ دفتر کا افتتاح۔

○ اجلاس کراچی ڈویژن۔

ایک عرصہ کے بعد کراچی میں پھر ڈویژنل سطح پر جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اس سے قبل کراچی میں دستور کے مطابق تین ضلعی جمعیتیں سرگرم عمل تھیں۔ لیکن کوئی مدار نہ تھا۔ بلکہ اسی طرح جیسے خلا میں تین سیارے اپنے اپنے مدار کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ مرکزیت کے اس فقدان کو بعض اوقات باہمی مداخلت بے جا اور بعض اوقات تقسیم کار کے نقص اول یعنی ذمہ داری کے فقدان کی بنا پر اس شدت سے محسوس کیا جاتا۔ کہ کراچی جمیعت کی تنظیم محض ایک سوالیہ نشان بن کر رہ جاتی۔

اگرچہ کچھ حلقوں اور بعض جماعتی دوستوں اور علماء نے بساط سے بڑھ کر جد وجہد کی اور کراچی جیسے شہر میں جمیعۃ کے کام کو آگے بڑھایا۔ لیکن ہر سطح اور ہر مرحلہ پر عدم مرکزیت، تشنگی کا احساس دلاتی۔ عدم فعالیت کا مترادف بنتی نظر آتی۔ اسی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سی باتیں محض زیب داستاں کے لئے ہی کہی اور تراشی گئیں۔

جمیعت کی مرکزی شوریٰ نے اپنے گذشتہ اجلاس میں جو ملتان منعقد ہوا تھا۔ دستور میں ترمیم کرتے ہوئے ہنگامی طور پر کراچی کے لئے ڈویژنل جمیعۃ کے قیام کی اجازت دی۔ جس کی بنا پر کراچی میں تینوں اضلاع کے انتخابات کے بعد پھر سے ڈویژنل جمیعۃ کے انتخابات مرکزی ناظم جناب زاہد الراشدی صاحب کی نگرانی میں عمل میں لائے گئے۔

حسن اتفاق ہے۔ کہ اس سے قبل کراچی کی ڈویژنل تنظیم کے سربراہ بھی مولانا نور الہدیٰ تھے۔ اور ایک عرصہ جب از سر نو ڈویژنل جمیعۃ کا قیام عمل میں آیا۔ تو اس کے پہلے امیر بھی مولانا نور الہدیٰ ہی منتخب ہوئے۔

اب کراچی میں تین ضلعی جماعتیں اپنے تحت تقریباً بیس علاقوں اور دو سو حلقوں کے زیریں جماعتوں کی نگرانی کریں گی جبکہ تینوں اضلاعی جمیعتوں کے لئے ڈویژنل جمیعۃ سپروائزر کے فرائض انجام دے گی۔ موجودہ تشکیل سے کافی حد تک یہ امید ہو چلی تھی۔ کہ اب انشاء اللہ کراچی میں جمیعۃ کا کام کسی بھی سیاسی جماعت سے کم نہیں رہے گا۔ اور پھر موجودہ تشکیل میں ویسے بھی نوجوان طبقہ نئے عزم و ولولہ کے ساتھ منتخب ہوا ہے۔ جس سے یہ امید مزید دوچند ہو جاتا ہے۔

ڈویژنل جمیعۃ کے انتخاب کے فوری بعد یہ احساس بھی بڑھ گیا تھا۔ کہ اب کام دیکھتے ہی دیکھتے تحت الثریٰ سے اوج ثریا پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اس قسم کا کوئی عمل نظر نہیں آسکا۔ کیونکہ موجودہ ڈویژنل جمیعۃ ایک عظیم مہم کو سر کرنے میں مگن ہے اور وہ ہے کراچی ڈویژنل آفس۔

یہ حقیقت ہے۔ اس سے قبل بعض اوقات کے استفسار کے ساتھ کراچی کا مرکزی دفتر نام کی کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔ یہ کس قدر قابل افسوس بات تھی لیکن بحمد اللہ اکابر کی دعاؤں اور بزرگوں کے تعاون اور احباب کی کوششوں کے طفیل اب یہ شکایت نہیں رہی۔ علامہ بنوری ٹاؤن میں جامع مسجد میں اور جامعۃ اسلامیہ کے مغرب میں ایک شاندار فلیٹ بغرض دفتر حاصل کر لیا گیا ہے۔ جس کا باقاعدہ افتتاح تو انشاء اللہ امیر مرکز حضرت درخواستی صاحب مدظلہٗ اور حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہٗ بعد از عید فرمائیں گے۔

لیکن کراچی کی مجلس شوریٰ کے اولین اجلاس میں سے کام کی ابتدا ہو گئی ہے۔ وقتاً فوقتاً کراچی میں مختلف اجتماعات منعقد کئے جاتے رہے۔

سب سے پہلے تو کراچی میں انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد کراچی مشرقی جمیعۃ کے ناظم نشر و اشاعت جناب محمد اقبال صاحب نے کراچی کے تینوں اضلاع اور ڈویژنل عہدیداروں کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا جس میں تقریباً تمام متعلقہ حضرات نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر کراچی ڈویژن کے مجلس عاملہ

کا پہلا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں ابتدائی نام کا خاکہ مرتب کیا گیا۔

اذاں بعد حسن کالونی سہراب گوٹھ کی جمعیت نے کراچی کے نو منتخب افراد کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں علاقے کے کثیر افراد نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد حلقہ شیر شاہ کالونی نے ا ایک عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تینوں اضلاع اور ڈویژن کے عہدیداروں کے علاوہ دیگر علاقہ کے معززین کی بھاری تعداد نے بھی شرکت کی۔ امیر کراچی نے خطاب کیا۔ اور جماعتی کارکنوں کے تشکر کے ساتھ آئندہ نام کے لئے ہدایات دیں۔

کچھ دنوں کے بعد حلقہ اعظم بستی اور اس کے بعد فیصل کالونی کی جماعتوں نے اعزازی تقاریب کا اہتمام کیا۔

کراچی کے ناظم عمومی مولانا عبدالرزاق عزیز، ناظم نشر و اشاعت محمد فاروق قریشی ناظم انتظامیات جناب محبوب الرحمان نے کراچی شہر کے ناظم عمومی جناب عبدالباسط مرزا کے ہمراہ فیصل کالونی میں ندی کے کنارے آباد کاروں کے علاقوں کا دورہ دورہ کیا۔ کیونکہ وہاں سیلاب کی پیش بندی کیلئے بہت سے جائز اور حقدار لوگوں کے مکانات بھی بلا عذر و وجوہ منہدم کر دیئے کر دیئے گئے تھے۔

امیر کراچی نے پرانا حاجی کیمپ کے آباد کاروں کو سے ملاقات کی اور ان کی بستی کا دورہ کیا۔ اور ان پر ہونے والے مظالم کے مداوا کے لئے جمعیۃ کی سہ رکنی کمیٹی تشکیل دی۔ جو علاقہ کے مسائل کو متعلقہ حکام تک پہنچائیں گے۔ مرکزی کمیٹی درج ذیل ہے۔

(۱) مولانا نورالہدیٰ امیر کراچی
(۲) محمد فاروق قریشی ناظم اطلاعات و امور طلبا
(۳) محبوب الرحمان ناظم انتظام و دفتری امور

بعد ازاں کچی بستیوں سے متعلق کمیٹی کے رکن اور کراچی جمعیۃ کے خازن جناب حکیم جمال الدین کے توسط سے اس مسئلہ کو کمیٹی کے اجلاس تک پہنچایا گیا۔ اور عنقریب یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

گذشتہ ہفتے مرکزی سالار جناب خواجہ عبدالرؤف صاحب کراچی تشریف لائے۔ اگرچہ ان کی تشریف آوری نجی نوعیت کی تھی۔ تاہم انہوں نے جماعتی دوستوں سے رابطہ قائم کیا۔ ویسے ان کا قیام بھی مولانا محمد زکریا کے ہاں رہا۔ لہذا جماعتی احباب ان سے ملاقات کرتے رہے۔ کراچی کے سطح پر ایک اجلاس بلایا گیا۔ جس میں کراچی ڈویژن کے مولانا عبدالرزاق محمد فاروق قریشی۔ مولانا خان محمد صاحب جنوبی کے حافظ عبدالقیوم نعمانی اور غربی سے جناب قاری عبدالباعث صاحب ان کے ساتھی قاری شیر افضل صاحب اور شرقی سے جناب اقبال صاحب شریک ہوئے۔

اجلاس مولانا عبدالرزاق عزیز ناظم عمومی ڈویژنل جمعیۃ کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور مقامی صورت حال کو سالار کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے سالار اعلیٰ نے جماعت میں رضاکار کی اہمیت اور ضرورت پر ایک اہم خطاب فرمایا۔ انہوں نے تینوں اضلاع کے ذمہ دار دوستوں پر زور دیا۔ کہ وہ اپنے ضلع میں رضاکاروں کے سلسلے میں سنجیدگی سے کوشش کریں۔ کیونکہ کسی بھی جماعت کی جان ان کے رضا کار ہوتے ہیں۔ اور ویسے بھی سیاسی اور دینی جماعت کے لئے سماجی خدمت کے لئے رضاکاروں کی خدمت دوچند ہو جاتی ہے اس لئے ہر ضلع میں کم از کم ایک ہزار رضاکار ہونے چاہئیں۔ انہوں نے انصار الاسلام کے سلسلہ میں بہت قیمتی ہدایات دیں اور آئندہ دورہ کرنے کا وعدہ کیا۔

جیسا کہ صفحات گذشتہ پر عرض کیا ہے۔ کہ کراچی جمعیۃ نے ایک دفتر حاصل کر لیا ہے۔ اگرچہ دفتر تعمیری مراحل میں ہے۔ (اور یہ سطور شائع ہونے تک تمام مراحل طے ہو چکے ہوں گے) تاہم کراچی شوریٰ کا پہلا اجلاس نئے دفتر میں ہی منعقد کیا گیا۔

۲۴ جولائی کی شام کو امیر کراچی مولانا نورالہدیٰ کی صدارت میں ۴۵ رکنی کراچی کی عظیم شوریٰ کا پہلا اجلاس اگرچہ عجلت میں بلایا گیا تھا۔ تاہم کے حضرات تشریف لے ہی آئے اور اجلاس بخیر و خوبی ہوا۔

اجلاس میں کراچی جمعیۃ کے ابتدائی مسائل کا جائزہ لیا گیا۔ اور دفتر فنڈ کے لئے علاقائی اور ضلعی جماعتوں کو ذمہ داری سونپی گئی۔ کہ وہ اس سلسلے میں ابھی اپنے علاقوں سے حتی المقدور فنڈ مہیا کریں۔ دفتر کے باضابطہ افتتاح کے لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ عید کے بعد ایک عظیم تقریب کا انعقاد کیا جائے۔ جس میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ اور مرکزی ناظم عمومی قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو دعوت دی جائے۔ امید ہے کہ ہر دو اکابر کراچی جمعیۃ کی اس عاجزانہ دعوت کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں گے۔

عید کے بعد باضابطہ طور پر دفتر میں کام شروع کر دیا جائے گا۔ اور کراچی میں جمعیۃ کے کام کو اس انداز سے بڑھایا جائے گا۔ کہ سابقہ شکایات کا ازالہ ہو جائے۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ رمضان میں جماعتی کام جمود اور تساہل کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ حلقوں کے اجتماعات منعقد کئے جائیں۔ پہلے ہفتہ میں ضلع جنوبی دوسرے ہفتہ میں ضلع غربی

تیسرے ہفتہ میں ضلع شرقی کی طرف سے افطار پارٹیوں کا انعقاد ہوگا۔ جس میں علاقے کے سرکردہ افراد کے علاوہ تینوں اضلاع اور ڈویژن اور ڈویژن کے عہدیداران بھی شرکت کریں گے۔

آخری ہفتہ میں ڈویژنل جمیعتہ کی طرف سے اراکین شورائی کے اعزاز میں مرکزی دفتر میں ایک افطار پارٹی کا اہتمام ہوگا اجلاس کے آخر میں چند قرار دادیں بھی پاس کی گئیں۔ جن کے تحت حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اسلام کو صحیح معنوں میں نافذ کیا جائے۔ موجودہ صورت حال سے اسلام کے نام سے عوام میں بدظنی پیدا ہورہی ہے۔ اور کی جا رہی ہے۔ اس صورت حال کے خاتمہ کے لئے اسلامی قوانین کا حقیقی نفاذ کیا جائے۔ اور مکمل اسلام فوری نافذ کیا جائے۔

(۱) حکومت کی غفلت اور محکمہ پولیس کی رشوت خور رویہ کے پیش نظر بازاروں کی رونقیں دوبارہ لوٹ آئی ہیں۔ شریف آدمی کا گزر ایک مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ لہذا اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اور تمام بازار گناہ فوری بند کئے جائیں۔ اس میں ملوث افراد کو سر عام سنگسار اور کوڑے لگائے جائیں۔

(۲) ملک میں عام انتخابات وقت مقررہ پر منعقد کئے جائیں۔ اور سیاسی سرگرمیوں سے پابندی ختم کی جائے۔

(۳) بجٹ میں عائد شدہ تمام اضافی ٹیکس واپس لئے جائیں۔ اور غلام اسحاق کو فوری برطرف کیا جائے۔

(۴) کراچی شپ کے مزدوروں کے مسئلہ کے حل کے لئے گورنر سندھ ذاتی دلچسپی کا مظاہرہ کریں۔ اور مزدوروں کے معاشی قتل کا سدِ باب کیا جائے

مدرسہ عربیہ دارالعلوم رحمانیہ رجسٹرڈ ۵۱

رُوہیلا نوالی ضلع مظفر گڑھ اہل تشیع کے تقابل میں بہترین خدمات سر انجام دے رہا ہے مدرسہ کے پانچ کمرہ جات کثرت طلبا کی کیوجہ سے ناکافی ہیں۔ مزید توسیع کی ضرورت ہے۔ اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔ تعمیرات کے لئے قریباً پچاس ہزار روپے کا خرچہ ہے۔ مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم

محمد ابراہیم مدیر مدرسہ ہذا

دارالعلوم دیوبند کے اجلاس صدسالہ کی تاریخیں مقرر کردی گئی ہیں

علمی دینی اور قومی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ مجلس عاملہ دارالعلوم دیوبند نے دارالعلوم کے صدسالہ اجلاس کے لیے ۲۱، ۲۲، اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کی تاریخیں مقرر کردی ہیں۔ اس اجلاس کی ایک بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ ۱۳۲۸ھ یعنی گذشتہ ۷۰ سال کے بعد ہورہا ہے جس میں اس مدت کے دوران فارغ ہونے والے فضلائے دارالعلوم کو جمع کیا جائے گا اور ان کو دستار فضیلت عطا کی جائے گی۔

اجلاس کا موضوع فضلائے دارالعلوم کی دستار بندی کے ساتھ پوری دنیا میں فکر اسلامی کے احیاء کے امکانات پر غور کرنا۔ عالم اسلام کیلئے ایک ایسے تعلیمی نصاب پر غور کرنا جو فکر و علم کے جدید و قدیم ذخیرہ پر حاوی ہو اور جو موجودہ حالات میں مسلمانوں کو ایک شعور مند قوم کی حیثیت سے آگے لے جانے کا ذمہ دار بن سکے۔

دیوبند جیسے چھوٹے شہر میں ایک بڑے پیمانے کے جلسے کی ضروریات کا انتظام کرنا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن دفتر اجلاس صدسالہ جملہ انتظامات پر تیزی کے ساتھ قابو پانے کی کوشش کررہا ہے ہند و بیرون ہند کے تمام فضلائے دارالعلوم سے گذارش ہے کہ فوری طور پر اپنے نام اور پتے دفتر اجلاس صدسالہ کو فراہم کریں تاکہ ان سے رابطہ قائم کر سکے۔ پاکستان میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے ہر قسم کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

محمد اسلام قاسمی ناظم اعلیٰ اجلاس صدسالہ دارالعلوم دیوبند ہندوستان

از افادات: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ، مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

روزہ کی روح صلاحیت تقویٰ اور جہاد کی عملی تیاری ہے

رمضان شریف کا مہینہ خوش قسمت لوگوں کے لئے رحمتوں اور مغفرت وبخشش کا نیک پیغام ہے۔ اس مبارک پیغام کے مطابق جس نے مغفرت خداوندی حاصل کرنے کی سعی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کامیاب کر دیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی شان جمالیت کا مظہر ہے۔ ایک عاشق مجازی کے لئے درجہ عشق یہ ہے۔ کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے کاموں کا سارا نظام الاوقات ہی بدل جاتا ہے۔ طبیعت مضمحل اور پژمردہ رہتی ہے۔ اٹھنے بیٹھنے اور سونے میں فرق آجاتا ہے۔ محبوب کے خیال اور تصور میں مستغرق رہتا ہے۔ لذائذ حیات ترک کر دیتا ہے۔ حلال خواہش بھی پوری نہیں کرتا۔ روزہ ترک اکل و شرب و ترک جماع اور راتوں کو جاگنے سے عبارت ہے۔ تو پھر کوئی اس سے جھگڑتا بھی ہے۔ تو جواب نہیں دیتا اس لئے حدیث میں فرمایا گیا ہے

فان سابہ او قاتلہ احد

فلیقل انی صائم

انسان کے اعضا وجوارح میں فرق ہوتا ہے۔ آنکھ کا مقام سر سے لے کر پاؤں تک کے اعضا سے بلند اور دل کا مقام آنکھوں سے اونچا اور برتر ہے۔ اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں رمضان کا مقام اور درجہ بہت اونچا ہے۔ پھر رمضان کا آخری عشرہ تو درحقیقت ایسا ہے۔ جیسا کہ رحمت خداوندی کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں شدت آنے لگتی ہے۔ اور جس طرح بارش سے سارا ملک سبزہ زار اور آباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رحمت باطنی کی بارش سے سوکھے ہوئے اور مرجھائے ہوئے دل لہلہا اٹھتے ہیں۔ اور معنوی زندگی مردہ دلوں کو نصیب ہو جاتی ہے اور جس طرح پانی ایک بڑی نعمت اور رحمت ہے۔ مگر جو قوم نعمت خداوندی کا شکر بجا نہ لائے۔ تو یہی نعمت اس کے لئے وبال بن جاتی ہے۔ اور قوم نوح ؑ کی طرح وہ قوم اسی نعمت کے ذریعہ ہلاک کر دی جاتی ہے۔

اسی طرح رمضان جو رحمت کی جھڑی کا موسم ہے۔ جو شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ وہ عذاب خداوندی کا مورد بن کر رہ جاتا ہے اور رحمت کا یہی موسم اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے حضور صلعم نے تین مرتبہ بددعا دی اور فرمایا ایسا شخص بہت بدقسمت ہے۔ جس پر رمضان آکر گزرے اور یہ خداکی رحمت سے محروم رہا۔ اور بخشش ومغفرت کا اپنے آپ کو مستحق نہ بنایا۔ فرمایا ایسے شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جائے گی۔ پھر جتنا بھی رمضان کا مہینہ گزر جاتا ہے۔ اس رحمت کے نزول میں اضافہ اور ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک آخری راتیں تو اس رحمت کے پورے جوش کی ہوتی ہیں۔

رمضان کا سارا مہینہ دھیمی دھیمی بارش ہوتی ہے۔ اور آخری دنوں میں جوش و تلاطم پیدا ہو کر رحمت کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ تو رمضان خدا کی رحمت معنوی کا مہینہ ہے۔ گھر بیٹھے بیٹھے رحمت برستی ہے۔ حضور ؐ نے فرمایا اس کا پہلا عشرہ دہائی رحمت ہے۔ اور دوسرا عشرہ مغفرت ہے۔ اور ذی عشرہ عتق من النار ہے۔

لوہار زنگ آلود لوہے کو بھٹی میں ڈال کر سندان سے مارتا ہے۔ کہ زنگ چلا جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر دیکھ کر اگر صاف نہ ہوا تو اسے زیادہ گرمی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بار بار اسے آگ میں ڈالتا ہے۔ اور مارتا ہے اور اگر بالکل مایوس ہو جائے۔ کہ سارا زنگ آلودہ ہو چکا ہے۔ تو اسے بیکار سمجھ کر بھٹی ہی میں چھوڑ دیتا ہے کہ جلتا رہے۔ کیونکہ یہ اب کسی کام کا نہیں رہا۔

پس جو پاک باز ہیں۔ ان کے قلوب تو پہلے ہی عشرہ میں شفاف ہو جاتے ہیں اور جو پاک باز نہ تھے۔ دوسرے عشرہ میں ان کے قلوب رحمت ومغفرت سے تروتازہ ہوئے۔ اور جو دل کوئلہ کی طرح جل گئے پورے زنگ آلود تھے۔ گناہوں کی وجہ سے

اگر ایسے بھی لوگ سدھر جائیں۔ اللہ کی رحمت کے طلبگار بن جائیں۔ استغفار اور توبہ کر لیں۔ تو رمضان کے آخری ایام ان کے لئے عتق من النار کا سبب ہے۔ بشرطیکہ بندہ ذراسی توجہ اور طلب ظاہر کر دے۔ لیکن بدنصیب دریا کے کنارے سے بھی پیاسا آجاتا ہے۔ قسمت یاوری نہ کرے تو پیر اور استاد بہت کامل ہو تو کیا ہوتا ہے

حضراز آب حیواں
تشنہ می آرد سکندر را

رمضان جیسا رحمتوں کا موجیں مارنے والا مہینہ آیا۔ اور یہ نادم نہ ہوا۔ اس کی آنکھوں سے نہ آنسو بہے۔ اس کا دل سخت ہے۔ تو یہ شقاوت کی علامت ہے۔

رمضان کے پورے تیس دن ہماری ٹریننگ اور عمل تربیت کے دن ہیں۔ جس طرح کہ لڑائی کے لئے فوجی تربیت کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جب رات کو ہم نے قرآن مجید سن لیا جس میں کچھ اوامر ہیں۔ کچھ نواہی ہیں تو اب ہم دن کو اپنی خواہش اور ہوس کو اپنے قابو میں رکھیں گے۔ دن بھر رات کی تراویح کا سبق دہرایا جا رہا ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ عمر بھر اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ جیسے رمضان میں۔

اس لئے قرآن مجید اور رمضان کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اس مہینے میں قرآن اتارا گیا۔ اور اسی مہینہ میں ہر سال دہرایا جاتا ہے۔ رمضان میں ہم سب طالب ہیں۔ جتنا بھی قرآن رات کو سنتے ہیں۔ اس کا مقدمہ اور اجمال ہی ہے۔ کہ خدا کے حکم پر عمل کرنا ہے روزہ اس کی عملی تربیت ہے۔ جس کے بغیر روزہ بے روح لاش ہو کے رہ جاتا ہے۔ انسان کی صورت اچھی ہے۔ بڑی شان و شوکت والا ہے جب روح نہ ہو تو مسلمان دفن اور ہندو اسے جلاتے ہیں۔ یا دریا میں پھینک دیتے ہیں۔ کیونکہ روح نہیں تو انسان نہیں۔ اگر اس بلا روح لاشے کو ہم رکھیں گے۔ تو تعفن اور بدبو پھیلے گی۔

اسی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اعمال کی بھی ایک روح ہے۔ اور ایک صورت۔ تو صورت صبح صادق سے مغرب تک تین چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ اور اس کی روح یہ ہے۔ کہ ہم میں تقویٰ کی صلاحیت پیدا ہو۔ روزہ جہاد کی عملی تیاری ہے۔ بھوکے پیاسوں کی مدد کرنے کا احساس روزہ دلاتا ہے۔ روزہ ہمیں حرام سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ روزہ ضبط نفس کا سبق دیتا ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا

الدنیا مزرعۃ الاخرۃ
دنیا آخرت کی کھیتی ہے

پھر اس خاص موسم سے تو فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ جس میں نفل نیکی فرض اور ایک نیکی ستر نیکیوں کے برابر ہے۔ پھر آج کل تو ٹھیکوں کا زمانہ ہے۔ نفع کے لئے رشوت دی جاتی ہے۔ پوری قوم اس لعنت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس موسم میں بغیر رشوت کے ستر گنا نفع دیتا ہے۔ رمضان کے آخری پانچ دنوں میں بھی اگر سنبھل گیا رویا اور استغفار کیا۔ تو اس صورت میں بھی اللہ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔ اور سب کچھ بخش کر اسے پورے رمضان کی برکتوں سے نواز دیتا ہے۔ لیکن بدقسمت ایسی شوریدہ زمین ہے۔ جس کی سرسبزی کی کوئی امید نہیں

رمضان میں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ رمضان سے پہلے اگر ایک شخص چوری، قتل، جوا، زنا اور دیگر گناہ کرتا ہے۔ اور الزام شیطان پر لگاتا ہے۔ کہ اس کے ورغلانے کی وجہ سے گناہ ہوا۔

مگر یاد رکھیئے! رمضان میں تو یہ الزام اس پر نہیں لگا سکتے۔ کہ اسے تو رمضان کے مہینے میں ہتھکڑیاں لگ جاتی ہیں۔ اور اس کو سمندر کی تہہ میں ڈال دیا جاتا ہے

صفدت الشیاطین ومردۃ الجن

اس لئے لوگ نماز مساجد اور نیکی کی طرف رغبت کرتے رہیں۔

تو وجہ یہ ہے۔ کہ شیاطین قید ہوتے ہیں۔ مگر جس مرد اور عورت کا رمضان میں اللہ کی عبادت اور بندگی کی طرف توجہ اور نیکی کی طرف میلان نہ ہو۔ تو سمجھ جانا چاہیئے۔ کہ اس میں ذرہ بھر بھی ایمان نہیں۔ وہ خود شیطان بن چکا ہے۔ کہ اب جب شیطان بند ہے۔ تو کون یہ گناہ کرواتا ہے؟ خود اس کا نفس کرواتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

ان اعدی عدوک نفسک
التی بین جنبیک
یہ تیرا نفس جو تیرے پہلو
میں ہے۔ سب سے بڑھ کر
تیرا دشمن ہے۔

الغرض :- شیطان کے بند ہونے ہوئے بھی یہ بد دیانتی اس سے نفس کرواتا ہے گویا اس کا نفس اب شیطان بن گیا ہے

صوبائی مجالس عمومی کے لئے نمائندوں کی فہرستیں فوری طور پر بھجوائیں
اضلاع کو مولانا زاہد الراشدی کی ہدایت

جمعیۃ علمائے اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور و نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی نے ملک بھر میں تمام اضلاع کی جمعیتوں کے نو منتخب عہدہ داروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ صوبائی مجالس عمومی کے لئے دستور کے مطابق اپنے نمائندوں کی فہرست رکن سازی کی تمام کاپیاں اور فیس اور ضلعی عہدہ داروں کے ناموں کی فہرست فوری طور پر صوبائی ناظمہا انتخابات کو بھجوا دیں۔

آپ نے بتایا کہ شوال المکرم میں چاروں صوبوں کی جمعیتوں کے انتخابات ہونگے۔ جن کے تفصیلی پروگرام کا اعلان ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں کر دیا جائیگا۔

صوبائی انتخابی اجلاسوں کی بروقت اطلاع کے لئے ضروری ہے۔ کہ صوبائی مجالس عمومی کے لئے دستور کے مطابق ضلعی نمائندوں کی فہرستیں فوری طور پر صوبائی دفاتر کے پتہ پر صوبائی ناظمہاء انتخابات کو بھجوائی جائیں۔

آپ نے مرکزی شعبہ تنظیمی امور کے اس فیصلہ کو دہرایا ہے۔ کہ ضلعی انتخابات اور صوبائی مجالس عمومی کے لئے نمائندگی پُر شدہ رکنیت فارموں مع فیس وصولی کی بنیاد پر تسلیم کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ رکن سازی کی فیس مرکزی دفتر میں مولانا مفتی محمود کے نام ارسال کی جائے۔

(جاء الحق و زھق الباطل)

حق کی فتح اور باطل کی شکست

مکتوب مدینہ منورہ

جناب شاہ احمد نورانی کو احقر امیر علی قریشی نے چیلنج دیا تھا۔ جو ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء کے روزنامہ جسارت کراچی سے شائع ہوا چیلنج کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ موصوف اکابر دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ اسلئے غلط اور صحیح کا فیصلہ مباہلہ کے ذریعہ کر لیا جائے مسجد نبوی ص میں بیٹھ کر ہیں اور نورانی میاں دعا کریں۔ پھر جس کی صورت مسخ ہو جائے وہ باطل پر ہو گا۔ امید تھی کہ نورانی میاں چیلنج قبول کریں گے۔ اور جب مدینہ منورہ آئیں گے۔ احقر کو تلاش کریں گے۔ اور مباہلہ کریں گے۔ لیکن وہ مدینہ منورہ آئے۔ اور احقر کو تلاش کرنے کی زحمت نہ فرمائی۔ احقر نے اپنے چیلنج میں اپنے ملنے کی جگہ متعین کر کے لکھ دی تھی۔ اور ڈاک کا پورا پتہ لکھ دیا تھا۔ جب احقر کو ان کے آنے کی آمد کے دو تین دن بعد پتہ چلا تو جناب سرفراز احمد خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج صاحب کورٹ لیڈر خاکسار پارٹی کی ہمراہی میں باب عمر میں ۲۲ جولائی کو غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل نورانی میاں سے ملاقات ہو گئی۔ احقر نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کو چیلنج دیا تھا۔ اس کے جواب کا منتظر ہوں۔ اور مباہلہ کے لئے حاضر ہوں۔ نورانی میاں دوسری طرف منہ پھیر کر میری بات سنتے رہے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے علاوہ نورانی میاں کو میری چھٹی بھی مل گئی۔ جو ان کو قاری عبد اللطیف صاحب اور جناب محمد اسلم صاحب عزیب نے دی۔ اس وقت نورانی میاں کے معتقدین میں سے جناب شاہنواز صاحب اور جناب عبد القیوم بھی موجود تھے۔ نورانی میاں کو اس چھٹی میں چیلنج یاد دلایا تھا۔ اور مباہلہ کرنے کی درخواست کی تھی۔ مسلمانان پاکستان کو اطلاع دینے کے لئے یہ چند سطریں پریس میں دے رہا ہوں اور نورانی میاں کو دوبارہ چیلنج کرتا ہوں کہ جب چاہیں مباہلہ کر لیں۔ اگر وہ مباہلہ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تو اکابر دیوبند کو کافر کہنے سے بھی گریز کریں۔

حقیر امیر علی قریشی
عرف حکیم استغفر اللہ ص۔ ب ۱۱۹۶ مدینہ منورہ

(۲۳ جولائی ۷۹ء)

امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

حضرت امام المجاہدین قائد تحریک حکومت الہیہ امیر شریعت اسد اللہ الباری مولانا سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہٗ کو ہم سے جدا ہوئے ۲۱ اگست ۱۹۷۹ء کو شمسی لحاظ سے پورے اٹھارہ ۱۸ برس گذر رہے ہیں ان اٹھارہ برسوں میں کئی انقلاب آئے متعدد تحریکوں نے جنم لیا اور کئی تحریکوں نے دم توڑ دیا۔ ملک کو کئی تجربوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور بالآخر سقوط ڈھاکہ کا حادثہ پیش آیا اب بھی نہ جانے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے مگر ان سب مواقعات میں حضرت شاہ جیؒ کے فرمودات اور پیش گوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں اس مرد قلندر نے قوم کی رہبری کے لئے جو نقشہ پیش کیا تھا وہ قد قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔ کا صحیح طور پر آئینہ دار ثابت ہوا۔ تو قوم کو اب حضرت سیدنا امیر شریعتؒ کے صحیح مقام اور علو مرتبہ کی تحقیق ہوئی ہے حضرت شاہ جیؒ کے ساتھ زندگی بھر اختلاف کرنے والوں کو بھی اب حضرتؒ کی مومنانہ فراست اور بصیرت کا اندازہ ہوا ہے کہ اس اسم بامسمیٰ درویش کا کیا مقام تھا؟ اللہ اللہ برصغیر کا خطیب اعظم جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا اب بھی اسی طرح عشق ہے جس طرح آپکی زندگی میں تھا آپ کے اشارے پر بھی لوگ مر مٹنے کو تیار رہتے تھے اگر آپ چاہتے تو لاکھوں کی بلڈنگ کھڑی کر سکتے تھے کئی فیکٹریاں لگوا سکتے تھے۔ بڑے اونچے درجہ کا کاروبار چلا سکتے تھے مگر آپ کو ان چیزوں سے کیا واسطہ؟ جس کے دادا نے آپ کے باپ کے لئے کوئی مکان نہ چھوڑا اور باپ نے بھی آپ کے لئے کوئی رہنے کے لئے کمرہ تیار نہ کرایا اس کو ان دنیاوی وجاہتوں اور ساز و سامان کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا تھا؟ وہ زندگی بھر دنیا میں رہنے کے باوجود دنیا سے کوسوں دور رہا انگریز و ائسرائے تک نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا بڑے بڑے ابن زر اصحاب نے اس حقیقی فقیر کو اپنا ہمنوا بنانا چاہا مگر ؏

جس کو غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

کی عملی تصویر نے سب کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا اور دین اسلام، ملک و ملت کی خدمت کے لئے آپنے آپ کو وقف کر دیا

پھر کیا ہوا

یہ تاریخی داستان بہت طویل ہے اس کی تفصیل تو کجا خلاصہ پیش کرنا بھی ہمارے ضعیف قلم کے علاوہ کسی کے مضبوط اور طاقتور قلم میں بھی یہ جرأت نہیں کہ اسے من وعن پیش کر سکے ہاں آپ کی عظمت اور قابلیت کا اندازہ لگانے کے لئے آپ کی اسلامی ادبی اور تاریخی زندہ کتابیں آغا شورش کاشمیری قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا گل شیر شہیدؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ وغیرہ اور لاکھوں رضاکاروں کی صورت میں موجود ملتی ہیں جن کے بے نظیر اور بے لوث کردار اور واجب التقلید زندگی اور تاریخ ساز کارناموں پر قوم جتنا بھی فخر کرے کم ہے بخاریؒ صاحب کو قدرت نے فہم اور قوت گویائی کا ایسا عظیم سرمایہ بخشا تھا کہ آپؒ فوراً ہر مسئلہ کا اور سوال کا جواب ایسا دندان شکن پیش فرماتے کہ سائل یا معترض حیران رہ جاتا ایک وکیل صاحب نے ایک موقع پر حضرت شاہ جیؒ کی خدمت اقدس میں مزاحاً عرض کیا کہ حضرت آپ علماء کرام لوگ تاویل میں بہت بڑے ماہر ہوا کرتے ہو۔ کوئی ایسی تاویل پیدا کر دیجئے کہ ماہ رمضان میں آدمی کھاتا پیتا رہے مگر روزہ نہ ٹوٹے آپ نے تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ اس کی بڑی آسان تاویل ہے لکھ لو یا ذہن نشین کر لو ایک ایسا طاقتور آدمی صبح سے لیکر غروب آفتاب تک اس سوال کرنے والے کو جوتے مارتا جائے اور پوری قوت خرچ کر کے بڑی فراخی کے زور زور سے لگائے اب وہ جوتے کھاتا جائے اور غصہ کو پیتا جائے اس طرح کھاتے جائیے اور پیتے رہئے۔ (غصہ) سر بھی سلامت اور روزہ بھی بخیر اسی طرح ڈیرہ غازیخان کے علاقہ میں کسی صاحب نے جو شاہ جی کے جسم کو دبا رہا تھا بڑی رازداری کے ساتھ سوال کیا کہ حضرت مردے بھی سنتے ہیں؟ شاہ جیؒ فوراً اٹھ بیٹھے اور اپنے خاص انداز میں آنکھوں میں آنکھیں ملا کر دریافت فرمایا کیوں بھائی کوئی انکے پاس خاص پیغام ہے؟ وہ تو خاموش ہو گیا اور کہا کہ حضرت کوئی خاص کام نہیں آپنے فرمایا

بھائی آخر آپ بھی تو مریں گے پھر اگر دوسرے مردے سنتے ہیں تو تم بھی سن لینا اور اگر وہ نہیں سنتے تو تم بھی نہ سننا بعینہٖ یہی سوال کسی اور صاحب نے بھی کیا تو آپ نے فرمایا بھائی سنتے ہونگے جنکی سنتے ہوں گے ہماری تو زندہ بھی نہیں سنتے

تقسیم سے قبل انتخابات کے دنوں میں حضرت شاہ جیؒ معاشرتی برائیوں اور سماجی قباحتوں کی رد میں تقریر فرما رہے تھے دوران تقریر فرمایا کہ انتخابات میں ایسے آدمیوں کو اپنا نمائندہ نہیں بنانا چاہیئے جو سینما کے اخلاق سوز نتائج سے چور بازاری کی لعنت سے رشوت خوری کی برائیوں سے کینہ پروری کی جہالت سے ماڈرن ثقافت کی بے حیائیوں سے جاہلانہ رسوم و بدعات سے جعلسازیوں اور عیاریوں سے ملوث ہو۔۔۔۔ ابھی حضرت شاہ جی کا بیان جاری تھا کہ دوران جلسہ میں سے ایک آدمی چیخ اٹھا جو نمائندگی کا امیدوار بھی تھا اور ان خامیوں کوتاہیوں کی صحیح تصویر بھی اس نے دباؤ ڈال کر کہا کہ شاہ صاحب! آپ ووٹ کے لئے ہمیں (SHOW) "تماشہ" دکھا رہے ہیں؟ آپ نے برجستہ فوراً جواب دیا جی ہرگز نہیں! ہم آپ کو (SHOE) "جوتا" دکھا رہے ہیں تو ایک زبردست قہقہہ بلند ہوا۔ عوام میں بہت مشہور ہے کہ حضرت شاہ جی مرحوم انگریزی زبان سے بالکل نابلد تھے مگر احقر راقم عفا اللہ نے شاہ جیؒ کو اکثر انگریزی اخبار پاکستان ٹائمز یا ڈان ہی پڑھتے ہوئے دیکھا اور خود خرید کر کے دیا ہے ایک بار جب کہ حضرت شیخ المفسرین مولانا لاہوری رحمتہ اللہ علیہ آپکی مجلس میں تشریف فرما تھے تو آپ انگریزی اخبار بڑے وجد میں پڑھ کر حضرت لاہوریؒ کو سناتے رہے و واللہ اعلم بحقیقت الحال! حضرت سیدنا امیر شریعت مرحوم کی پہلی گرفتاری آپ کے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ کی موجودگی میں عمل میں آئی ان دنوں شاہ جی مرحوم اپنی ہمشیرہ کے گھر ان کے فرزند کی تقریب شادی خانہ آبادی میں موجود تھے آپ کو [illegible] کو اس گھر کے دروازے سے آواز لگائی گئی تو آپ سمجھ گئے کہ یہ وہی بلاوا ہے جس کا انتظار میں شدت سے کر رہا تھا۔ باہر تشریف لائے تو سب انسپکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ شاہ جیؒ کے جلال سے متاثر ہو کر سب انسپکٹر نے کہا کہ حضرت صرف کوتوالی تک چلنے کی زحمت گوارہ فرمائیے فرمایا جھوٹ کیوں بولتے ہو یہ اس سے کہئے جو تمہارے ہتھکنڈوں سے ناواقف ہو یا جسے یہ سنکر دل کا دورہ پڑھ سکتا ہو مجھے کسی قسم کا خطرہ نہیں حسین ابن علیؓ کا بیٹا ہوں اور خوب مومنانہ فراست رکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر بے خطر ہنستے مسکراتے آپنے خود اس قافلہ کی قیادت سنبھال لی راستہ میں فرمایا خدا کے سہارے پر میں نے اپنی زندگی کی کشتی اس دریا میں ڈال دی ہے وہ خدا میری کشتی کا ناخدا بنکر اس کو ٹھکانے لگا۔ دے گا اور اسے تمام مصائب سے محفوظ رکھے گا اس دریا کی موجیں میرا بفضل خدا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ پھر منزل مقصود پر پہنچ کر شاہ صاحبؒ کو ہتھکڑی لگا دی گئی اور آن کی آن میں پولیس کی حفاظت میں آپ کو کوتوالی پہنچا دیا گیا ان ظالموں نے آپ کو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ یہ وہی کوٹھڑی تھی جس میں چور ڈاکو رہزن اور بدمعاش لوگوں کو بند کیا جاتا تھا یہ پیر بخاری مرحوم کی پہلی آزمائش تھی کہ جس کوٹھڑی میں ملک کے بدمعاش رہتے تھے آج اس میں قوم اور ملک کا محبوب راہنما بند ہے جب آپ اندر داخل ہوئے تو بدبو سے دماغ پھٹنے لگا۔ لیکن وہاں ایسا کون تھا جس کو حق و باطل کی تمیز ہو اور ویسے بھی حضرت شاہ جی مرحوم کے ساتھ تو انہیں عرصہ سے بغض و عداوت اور کینہ چلا آ رہا تھا اس لئے کہ آپؒ اپنی تقریروں میں ان کو آئینہ دکھایا کرتے تھے کہ سگ دنیا نہ بنو کچھ آخرت کے لئے بھی توشہ جمع کر لو جب خدا کے روبرو حاضر ہو گے تو کیا جواب دو گے حضرتؒ ان پر بڑی لعنت و پھٹکار برسایا کرتے تھے اس لئے پولیس والے ان سے بہت تنگ اور بددل رہا کرتے تھے۔ تو حضرت شاہ صاحب بلا خوف وہیں زمین پر بیٹھ گئے اپنے اللہ کا شکر ادا کیا جسم آزاد نہیں تو کیا ہوا اگر جسم کو زمین پر بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے تو یہ سب چیزیں عارضی ہیں کوئی کہاں تک کسی کو تکلیفیں پہنچا سکتا ہے؟ جو اذیت ان سے بن پڑے دے ڈالیں پرواہ نہیں لیکن شیشۂ ایمان و اسلام کو ہرگز بھی ضرب نہ آنے دوں گا اپنے فرض کی ادائیگی سے ذرا بھی پس و پیش نہ کروں گا۔ شاہ جیؒ ان ہی خیالات میں مستغرق تھے کہ تھوڑی سی نیند آگئی پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نورانی چہرہ سامنے ہے اس کی بڑی طویل سفید ریش ہے سارے جسم سے جمال و کمال کی کرنیں نکل رہی ہیں اس فرشتہ صفت بزرگ نے شاہ جیؒ کو جگایا اور کہا کہ بیٹا تمہاری آزمائش شروع ہے۔ تمہارے امتحان کے سامان پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اب تمہاری ثابت قدمی پرکھی جائے گی اپنے بزرگوں کی تاریخ یاد کرو دیکھو تو سہی کتنی بڑی بڑی آزمائشوں میں ان کے اور تمہارے محبوب رب قدوس نے ان کو ڈالا اور انکی محبت کو بھی دیکھو کہ کس طرح اللہ کی راہ میں ان لوگوں نے اپنی۔ عزیز ترین زندگیاں پیش کیں جس متبرک فرض کی ادائیگی کے جرم میں تم آج یہاں پابند سلاسل ہو یہ کام حق کی اشاعت اور ملک کی آزادی کے لئے اللہ تعالیٰ کو بہت ہی زیادہ پسند ہے ذرا سی لغزش سکھ کی ذرا سی خواہش تمہیں اور تمہارے مذہب کو رسوا کر سکتی ہے اس بزرگ نے حضرت شاہ صاحبؒ کے سر پر ہاتھ رکھا آپ کی ایمان کی سلامتی کیلیے دعا کی اور پھر وہ غائب ہو گیا اس پیغام نے حضرت شاہ جیؒ کے حوصلے بلند کر دیئے اور آپ نے اپنے اندر ایک بجلی سی طاقت بھری ہوئی محسوس کی پھر اس کے بعد معاً آپ نے تلاوت قرآن شروع کر دی تمام شہر میں شاہ جیؒ کی تلاوت کی آواز پھیل گئی تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضرت شاہ صاحب گرفتار کر لئے گئے ہیں لوگ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے جیل کے گرد و نواح پہنچ گئے مگر شاہ جیؒ کے

ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ وہ کوئی شور و شغب نہ کریں اور صبر و سکون سے حالات کا مطالعہ کرتے رہیں تب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہاں پولیس افسروں کی اجازت سے چند بزرگ حضرت شاہ جی کو ملنے چلے گئے شاہ صاحب کے چہرے پر بڑی رونق تھی جلال تھا جمال تھا۔ بالکل مطمئن و لبشاش تھے رنج و غم نام کو نہ تھا اپنی گرفتاری کی ساری داستان خود مسکرا کر اور چٹکیاں لیکر اپنی زبان مبارک سے سنائی۔ آپ کے چھوٹے بھائی نے چاہا کہ ضمانت داخل کر دی جائے شاہ صاحبؒ نے فرمایا ہرگز نہیں اس حکومت کیساتھ کرنا محال ہے ہمارے مذہب کی یہ توہین ہے مسلمان خلیفہ کو انگریزی سامراج نے معزول کر دیا ہے بیعت کرنے والوں کو قید کرتے جاتے ہیں یہ مقدمہ وغیرہ تو ایک بناوٹی بات ہے فیصلہ تو گرفتاری سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے پس مجھے اس کا جلد سے جلد خوگر بن جانے دو وہ میرا دشمن ہوگا جو میری ضمانت داخل کر لیگا، ایک دوسرے رشتہ دار نے سوال کیا کہ کیا کوئی قانونی مشیر مقرر کیا جائے اس پر حضرت شاہ صاحبؒ ایک قہقہہ لگا کر فرمایا کہ افسوس ہندوستانی ابھی تک یہ خیال کئے بیٹھے ہیں کہ انگریزی عدالتوں میں انصاف ہوتا ہے) بھائی انصاف کہاں اور پھر پولیٹکل مقدمات میں انصاف! آپ نے مزید فرمایا مذہب اور ملک کی خدمت کوئی بازیچۂ اطفال نہیں سر فروشی کی اگر ہمت نہ ہو تو اس طرف منہ کیجئے جانبازی جاں نثاری اور قربانی کا سبق یاد نہ ہو تو اس میدان میں ہرگز نہ اتریئے سامعین کے دلوں پر شاہ صاحبؒ کے ان الفاظ نے کس قدر اثر کیا اس کا اندازہ کرنا بہت ہی مشکل ہے لیکن اس وقت سب کے دل خوش ہو گئے کہ جو قوم حضرت شاہ صاحبؒ جیسی ہستیاں پیدا کر سکتی ہے اس کا مستقبل ہرگز ہی برا نہیں ہو سکتا شاہ صاحب کو ایک بار سب نے دل مبارک دی اور سب نے آپ کو خدا کے روبرو بنہایت عجز سے دعا کی کہ رب غفور شاہ صاحبؒ کو استقلال دے ہمت دے صبر دے اور طاقت دے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا امیر شریعت مرحوم کو پولیس کی حراست میں عدالت میں لایا گیا مقدمہ شروع ہو گیا عدالت نے شاہ صاحبؒ سے سوال کیا۔ آپ کا وکیل؟ شاہ جیؒ! میرا وکیل خدا ہے جس کی اطاعت کی وجہ سے میں آج اس کٹہرے میں کھڑا ہوں۔ کوئی انسان میری وکالت کیا کر سکتا ہے؟ موقع کے گواہ پیش ہوئے استغاثے کی گواہیاں سنکر قوم کے درد مند لوگ شرم کے مارے سر نگوں تھے لیکن حضرت شاہ صاحب کا چہرہ لبشاش تھا جب آپ نے اپنے خلاف بالکل بے بنیاد اور جھوٹی گواہیاں سنیں تو مسکرا دیئے اور صرف اتنا فرمایا کہ ابھی ہندوستان میں کام کرنے کی بہت ضرورت ہے افسوس کس قدر غافل ہیں کہ روز حساب خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ جرح کر کے کون ان کو جھٹلائے جن معصوموں کے گلوں میں ان لوگوں کی جھوٹی گواہیوں سے پھندا پڑتا ہے وہ ضرور قیامت جب ہی ان کا دامن پکڑیں گے پھر اس وقت کونسی سرکار کونسی پولیس کون سے خطاب کونسی جاگیریں ان کی وکالت کر سکیں گی؟ اس چند روزہ زندگی کے آرام پر خود فراموش نہ بنو تمہاری نماز تمہارے روزے تمہاری زکوٰۃ تمہارا حج اور جمیع عبادات سب بے فائدہ ہیں کیونکہ تم سراسر صریحاً جھوٹ بولتے ہو اور بے گناہ آدمیوں کو بلا وجہ مصائب میں گرفتار کراتے ہو۔ بالآخر یہ مقدمہ ختم ہو گیا شاہ جیؒ کے ذہن میں بھی جو بات نہ تھی وہ سب کچھ آپ کے ذمہ لگایا گیا عدالت نے پھر سوال کیا۔ شاہ جیؒ! کیا کوئی بیان دینا ہے شاہ صاحب نے متانت سے جواب دیا کہ بیان دینے سے کیا فائدہ کون سنیگا جب پہلے ہی سب باتوں کا فیصلہ ہو چکا ہے تو میرا بیان کیا تبدیلی لائے گا؟ ہاں ہاں میرا بیان صرف اور صرف یہ ہے کہ اپنے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں یہ فرض ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کروں اور ایسا کرنے میں خواہ لاکھ بلاؤں کا سامنا کرنا پڑے اُف تک نہ کروں۔ میں خدا کے سامنے کسی اور کو حاکم نہیں مانتا جی کھول کر سزا دیجئے فوراً قید کر دیجئے یہ زندگی بھی کوئی زندگی ہے اپنے دیس میں پردیسی اور جانوروں سے بدتر نہ کھانے کو دانہ اور نہ پہننے کو کپڑا ہندوستانیوں سے بڑھ کر اور کسے عذاب ہوگا قید وغیرہ کا مجھے ذرا بھی ڈر نہیں وہاں تو طبیعت کو آرام ملے گا ہاں آزاد رہ کر کچھ نہ کر سکا تو یہ باعث شرم ہے میں صرف اتنا ضرور کہتا ہوں کہ لاکھ اذیتیں پہنچاؤ ایک بار نہیں سو بار قید خانوں میں ڈال دو بلکہ تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر ڈالو۔ پھانسی پر لٹکا دو جائیداد ضبط کر لو آنکھوں کے سامنے میرے بچوں کو چھید ڈالو کیا مجال کہ دل پر ذرا بھی اثر ہو سکے۔

ع۔ یہ وہ نشہ نہیں جو ترشی اتار دے۔

مجسٹریٹ نے پولیس کو اشارہ کیا کہ شاہ صاحب کو لے جاؤ دو چار روز میں حکم سنا دیا جائے گا شاہ صاحب حراست میں برآمدے میں آئے لوگوں نے اللہ اکبر کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ شاہ صاحب کا دیدار حاصل کرنے کے لئے ہر شخص ایک دوسرے سے بازی لے جانا چاہتا تھا شاہ صاحب نے لبشاشت اور دل فریب مسکراہٹ سے لوگوں کے سلام کا جواب دیا اور انہیں تاکید فرمائی کہ امن و امان میں خلل واقع نہ ہونے دیا جائے اگر میں قید ہو جاؤں تو غصے کے جذبات پیدا نہ ہونے دینا ملک و مذہب کے قید ہونے پر اظہار خوشی ہونا چاہیئے ہماری نجات جیل کے دروازے سے گذرے بغیر نا ممکن ہے۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ کو تین سال قید کا حکم سنایا گیا اس میں سے تین مہینے قید تنہائی تھی کتنی سخت سزا ہے تنہائی کے عالم میں انہیں اور زیادہ موقع ملے گا کہ وہ اپنے پروردگار عالم کے زیادہ قریب رہیں حضرت امیر شریعتؒ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس صدمہ کے وقت انتہائی صبر و سکون اور اطمینان کا اظہار فرمایا حالانکہ ایک ضعیف

باپ کے لئے ایک جوان بیٹے کی اس طرح سخت سزا یابی ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا شاہ صاحب کے گھر والوں کی امداد کیلئے عوام نے کچھ رقم دینی چاہی تو گھر والوں نے یہ رقم لینے سے صاف صاف انکار کر دیا اس پہلی قید کے بعد پھر دن بدن ترقی ہی ہوتی گئی۔ تقریباً مجسٹریٹ کے فیصلے کے الفاظ یہ ہیں (فیصلہ) میں بلا تامل ملزم کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں جون ۱۹۲۰ء میں اسے تنبیہ ہو چکی ہے اس لئے وہ اس قسم کی تقریر کرنے کے نتائج و عواقب اور سزا سے بخوبی آگاہ تھا لیکن میں ملزم کو تین سال قید با مشقت کی سزا دیتا ہوں جس میں تین ماہ کی قید تنہائی ہو گی (زمیندار ۱۲/ اپریل ۱۹۲۱ء)

دوسرا مقدمہ حضرت شاہ جیؒ کے خلاف احرار تبلیغ کانفرنس قادیان والا قائم ہوا قادیان میں حضرت شاہ صاحب نے مرزائیت کے پرخچے اڑا دیئے علماء تک چشم اشکبار تھے اور بڑے بڑے مقررین دھاڑیں مار کر رو رہے تھے ایک مرزائی شقی ازلی نے اس کانفرنس کی دھوم سن کر کہا تھا کہ اگر میں اس کانفرنس میں شریک ہوتا تو بخاریؒ کو وہیں قتل کر دیتا مگر ع

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است۔

اس مقدمہ نے بہت زیادہ طول کھینچا مرزائی مذہب بھی انگریز سامراج سرکار کی حمایت کے باوجود ڈبکیا کھاتا رہا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سارے قادیانیوں کو پھیش لگی ہوئی ہے مگر بفضل خدا بخاریؒ صاحب ڈٹے رہے آخر۔ جی ڈی کھوسہ سیشن جج گرداسپور نے یہ فیصلہ سنایا (فیصلہ) اس مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے اور سامعین پر اس تقریر کے اثرات کا اندازہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرافعہ گذار نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت ارتکاب جرم کیا ہے اور اس جرم کو قائم رہنا چاہئے سزا کی کمی بیشی کا اندازہ کرتے وقت یہ ضروری۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان واقعات کو بھی ضرور پیش نظر رکھا جائے جو قادیان میں رونما ہو رہے تھے چنانچہ میں اس کی سزا میں تخفیف کرتے ہوئے تا اختتام عدالت قید محض کی سزا دیتا ہوں

شاہ جیؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے مرزا غلام احمد کو کافر کہا ہے آپ نے جواباً فرمایا کہ میں نے ہزاروں مرتبہ غلام احمد کو کافر کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا یہ میرا مذہب ہے۔ اس کے بعد بھی شاہ جیؒ کے خلاف متعدد مقدمات قائم ہوئے مگر آپؒ ہر آزمائش سے کندن بن کر نکلے۔

ظالم بلکہ اظلم ہیں وہ لوگ جو ایسے محبوب قائد و رہبر کے متعلق بھی آئے دن کثیر الاشاعت اردو اخبارات میں شاہ جیؒ کے خلاف آپ کے مقامات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے تجاوز کر جاتے ہیں جس سے لاکھوں عقیدت مندان بخاریؒ کی دل آزاری کی جاتی ہے، ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی اس اٹھارویں برسی کے موقع پہ آپ کے جید فرزند جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری مدظلہٗ کو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر حضرت شاہ جیؒ کے محاسن اور کارنامے بیان کرنے کے لئے مدعو کیا جاوے ملک و ملت کے لئے اس کے اثرات بہت ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ احسان دانش نے کیا خوب حقیقت کی ترجمانی فرمائی ہے

؎ بزم جہاں میں سب ہیں لیکن نہیں بخاریؒ
عالم کو کر گیا ہے اندوھگین بخاریؒ
پیدا نہ ہو گا کوئی ایسا خطیب دانش
ایوان خلد میں ہے محفل نشین بخاریؒ

اور اپنے متعلق خود فرماتے ہیں کہ "میں کچھ نہیں چاہتا، ایک فقیر ہوں اپنے نانا کی شریعت پر مٹنا چاہتا ہوں اور اگر کچھ چاہتا ہوں تو صرف اس ملک سے انگریز کا انخلاء ..... دو ہی خواہش ہیں میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے یا پھر میں تختۂ دار پر لٹکا دیا جاؤں۔"

قاری حبیب اللہ انور
مدرس جامعہ فاروقیہ کمالیہ

اسلام میں عورت کا مقام

عورتوں کے حقوق کے سلسلہ میں دنیا کی مختلف جماعتیں اور متفرق مذاہب اس وقت بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن جب آپ بنظر غائر تاریخ عالم کا مطالعہ کریں گے تو لازمی طور پر اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ تاریخ انسانی پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صنفِ نازک کو مرد کی ظالمانہ دستبرد سے محفوظ کرا کر اعلیٰ مقام تک پہونچانے میں کوئی نام پیش نہیں کیا جا سکتا آپؐ کی تشریف آوری سے قبل ہندومت نے اپنے مقدس ترین قانون منوشاستر کے اصول وضوابط کے مطابق عورت کو شودر اور اچھوت اقوام سے بھی ناقص جان کر اس کو جانوروں سے بھی بدتر درجہ دے رکھا تھا عورت کی مکمل زندگی اس مرد کے تصرف میں ہوتی جس کے پنجۂ استبداد میں وہ بقضائے تقدیر سے پھنس جاتی تھی حتیٰ کہ اس کا بوڑھا کھوسٹ خاوند اس عورت کے عالم شباب میں مر جائے تو مجبوراً اس جوان سال عورت کو اپنی زندگی اس خاوند کی لاش کے ساتھ نذر آتش کرانی پڑتی تھی یہ اسلام ہی برکت تھی کہ اسلام کی روشن اور منور تعلیمات کی روشنی میں ہندومت کے علمبرداروں کو اس انسانیت سوز فعل کو قانوناً ممنوع قرار دینا پڑا عیسائیت نے اپنی محرف اور مبدل (انجیل مقدس) میں یہاں تک لکھ دیا کہ عورت موت سے زیادہ تلخ ہے اور کسی صورت میں اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی۔

جس طرح ہندوؤں نے اسلام کی روشنی میں اپنی سابقہ روایات میں ردوبدل کر کے اسلامی اصولوں کے مطابق عورت کو خلاف فطرت موت کے پنجہ سے نکلوا دیا بالکل اسی طرح عیسائی مفکرین کو اپنے غیر آسمانی نظریہ میں اسلام کے طلاق اور خلع کے قوانین سے مدد لے کر ترمیم کرنا پڑی۔ یہود کے ہاں ذرا ذرا سی لغزشوں پر عورت کو گھر سے نکال باہر کرنا اور ایام خصوصی میں عورت سے ہمکلام ہونا قطعی حرام سمجھتے تھے موجودہ دور میں نظریات جدیدہ کے علمبردار بھی عورت کا معاشرہ میں صحیح مقام متعین نہ کر سکے

عرب کے لوگ اپنی روایات قدیمہ کے مطابق بچی کی پیدائش کو نحوست سمجھتے تھے اور پیدائش کے فوراً بعد اس کو قتل اور زندہ در گور کرنا باعث عز و افتخار سمجھا جاتا تھا اسلام سے قبل زمانہ میں عورت کو مخلوق کا سب سے گھٹیا طبقہ گنا جاتا تھا اور ان کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا تاآنکہ رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور بعثت کے بعد جہاں آپؐ نے دیگر چیرہ دستیوں اور مظالم کا قلع قمع فرمایا وہاں بیٹی کی پیدائش پر چہروں کے سیاہ ہو جانے کو کفار کی مکروہ ترین عادت کے طور پر بیان کر کے مذمت فرمائی اور مسلمانوں کو اس عادت سے کنارہ کش ہونے کا سختی سے حکم فرمایا قرآنی تبلیغ و تلقین کے بعد احادیث مقدسہ میں بیٹی کی پیدائش پر خوشی اور اسکی پرورش پر جنت کی بشارت دی چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے جو شخص لڑکیوں کی خدمت کرے گا دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کے حقوق اور ان زندگی کو تلف ہونے سے بچانے میں پوری قوت صرف فرمائی اور اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گوشت کا ٹکڑا فرمایا۔

یہ عرب کے معاشرہ کی پہلی آواز تھی جس نے اس مظلوم جنس کے حق میں دستور زمانہ سے بے نیاز ہو کر یہ نعرہ بلند کیا اور واقعی گھناؤنے اور پر عصبیت دور میں بیٹی کو اپنے جسم کا ٹکڑا کہنا صرف اور صرف آپؐ کی ذات ستودہ صفات ہی کا کام تھا آپؐ کی اس مقدس تعلیمات کا ہی نتیجہ تھا کہ مصر کے لوگ جب اپنے معمول کے مطابق دریائے نیل کے خشک ہو جانے پر ایک نوجوان بچی کو ذبح کر کے نیل کے سپرد کرنے لگے تو اس وقت کے گورنر مصر حضرت عمرو ابن العاصؓ نے موقع پر پہنچ کر بڑی سختی سے اس رسم پر اس کے ادا کرنے والوں کو ڈانٹا اور فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل انسانی کو ختم کرنے کے لئے تشریف لائے نہ کہ اسکو فروغ دینے کے لئے میں قطعاً اس مظلوم کو تلف نہیں ہونے دوں گا اور اگر کسی نے یہ نازیبا حرکت کی تو اس کو پوری سزا دوں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کے حقوق بیان فرمائے اسی طرح آپ نے بیوی کے حقوق کے بارہ میں متعدد مقامات پر اپنے مختلف خطبات میں امت کو تلقین فرمائی تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی سے اچھا ہے آپؐ ہر شخص پر ظلم، زیادتی کی مخالفت فرماتے تھے لیکن عورتوں کے ساتھ بالخصوص ظلم اور زیادتی کو بہت برا

بقیہ صفحہ ۳۴ پر

قاری نورالحق ایڈووکیٹ

پاکستان میں صرف اکثریت کا قانون نافذ ہو گا

شیعہ بھائی تعصّب کی بجائے حقیقت سے کام لیں

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمودؒ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں فقہ جعفریہ کا نفاذ کسی صورت مستحسن نہیں ہو گا۔ اہل تشیع کو اپنے عقائد اور رسوم و رواج میں پہلے ہی آزادی و تحفظ حاصل ہے انہیں ان کے پرسنل لاء (شادی بیاہ) میں پوری پوری آزادی حاصل ہے علاوہ ازیں انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ ہمیشہ ملک کی اکثریت کے قانون کو دستور میں جگہ دیجاتی ہے اور وہی ملک کا پبلک لاء کہلاتا ہے اس نسبت سے اگر پاکستان میں کسی فقہ اسلامی کے نفاذ کا مسئلہ پیدا ہو تو ملک کی اکثریت چونکہ فقہ حنفی سے تعلق رکھتی ہے اس لیے فقہ حنفی کا نفاذ عمل میں آنا چاہیئے جس طرح ہمارے پڑوسی ملکوں ایران اور افغانستان کی مثالیں موجود ہیں۔

- - - - - - - - - - - - ہم نے ملک میں موجود مختلف مکاتیب فکر کو ہمیشہ دعوت اتحاد دی ہے۔ ہماری کوشش رہی ہے کہ ان میں باہمی رواداری، ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کی فضا برقرار رہے کیونکہ اسی میں ملک کی سلامتی و بقا کا انحصار ہے پاکستان کا قیام کسی خاص فرقے کی جدوجہد کا ثمرہ نہیں ہے بلکہ مسلمانان ہند و پاک کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے یہ اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر معرض وجود میں آیا تھا کسی فقہ کے نفاذ کی خاطر مسلمانان پاک و ہند خون کی ندیوں میں نہیں نہائے تھے، ہم مولانا مفتی محمود کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک میں کسی فقہ کو نافذ نہیں کرنا چاہیئے اس سے ملک میں فکری انتشار، مذہبی تعصب اور فرقہ واریت کو مستقل بنیادوں پر ہوا ملے گی اور ملک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی (۱) پاکستان کے اندر کسی فقہ کے نفاذ سے قبل ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ اس ملک کا قیام کسی خاص فرقے، یا گروہ کی جدوجہد کا نتیجہ تھا یا مسلمانان پاک و ہند کی مشترکہ جدوجہد کا ثمرہ تھا اگر یہ ملک مسلمانوں (سُنی، شیعہ، اہلحدیث) کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے تو اس میں کسی فقہ کا نفاذ ملک کے بنیادی مقاصد سے غداری کے مترادف ہے۔

(۲) کیا قیام پاکستان کے وقت سُنّی و شیعہ متحد جدوجہد میں شامل نہیں تھے اور کیا دونوں فرقوں کے سامنے اسلامی نظام کے نفاذ کا مقصد یا پاکستان کا مطلب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا نعرہ نہیں تھا اگر تھا اور یقیناً تھا تو اب وہ مقصد نظروں سے کیوں اوجھل کر دیا گیا ہے اور اس کی ذمّہ داری کس فرقہ یا فرقہ کے کن ذمّہ دار عناصر پر عائد ہوتی ہے

(۳) یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ پاکستان کی اکثریت کا تعلق فقہ حنفی سے ہے کہ اس میں مکاتیب فکر (دیوبندی و بریلوی) باہمی اختلافات کے باوجود فقہ حنفی کے بارے میں کوئی اختلافات نہیں رکھتے دونوں امام ابو حنیفہ کے مسلک کی تقلید کرتے ہیں لیکن کیا ان دو مسلمہ مکاتیب فکر کے ذمہ دار عناصر نے فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ اور پھر مطالبہ کرنے کے بعد تحریک چلانے کی دہمکی دی ہے اگر دھمکی نہیں دی - - - - - - - - تو کیا وجہ ہے کہ ایک اقلیّت (شیعہ حضرات) پاکستان میں نہ صرف یہ کہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کا پرزور مطالبہ کر رہے ہیں بلکہ عدم نفاذ کی صورت میں تحریک چلانے کی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں اس بارے میں سپریم کونسل بھی قائم کی جا چکی ہے جو عدم نفاذ کی صورت میں آئندہ لائحہ عمل تجویز کریگی یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ بریلوی مکتب فکر کے مولانا شاہ احمد نورانی نے فتاوٰے عالمگیریہ کے نفاذ کا جو مطالبہ کیا ہے اِن کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ برسرِ اقتدار آئیں گے تو فتاوٰے عالمگیریہ کا نفاذ عمل میں لائیں گے تاکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد اُسے سمجھنے، عملدرآمد کرنے، شہادت، گواہوں پر جرح، تزکیہ وغیرہ کے بارے میں مسلمہ اصولوں کو پیش نظر رکھنے میں آسانی ہو لیکن اگر ان کے اسی مطالبہ کو فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ بھی قرار دلایا جائے تو کیا مولینا نورانی نے فتاوٰے عالمگیریہ کے عدم نفاذ کی صورت میں تحریک چلانے کی دھمکی دی ہے کیا فقہ حنفی کے بہت زیادہ عملی خدمت گار دیوبندی علماء نے اس بارے میں اپنے لائحہ عمل کا اعلان کیا ہے اگر نہیں کیا اور یقیناً نہیں کیا تو پھر ایک اقلیت کو اکثریت کے

مقابلے میں اپنی فقہ کے نفاذ کے بارے میں اس قدر سنجیدہ ہونے کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے اور تحریک چلانے تک نوبت کس طرح پہنچی۔

(۴) کیا پاکستان کی تشکیل کے وقت شیعہ فرقہ کے علماء ملک میں موجود نہیں تھے؟

اگر تھے تو کیا انہوں نے قائدِ اعظم، لیاقت علی خاں اور آج تک کسی اسمبلی میں فقہ جعفریہ کے نفاذ کے بارے میں آواز اُٹھائی؟ یا کم سے کم جداگانہ نصاب دینیہ اور علیحدہ اوقاف کے قیام کا مطالبہ کیا یقیناً ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو پھر آج تینتیس ۳۲ سال گزر جانے کے بعد اچانک پرسنل لاء کے علاوہ پبلک لاء میں علیحدگی کا تصوّر یکایک کیوں پیدا ہوگیا۔

(۵) ۱۹۵۱ء میں کراچی میں مختلف مکاتیب فکر کے علماء کے اجتماع میں (جب اسوقت کی حکومت کی اس چیلنج کا جواب تلاش کرنے کیلئے آیا ملک میں متفقہ اسلامی آئین مختلف فرقوں کی موجودگی میں نافذ کیا جاسکتا ہے؟) کسی فقہ کے نفاذ کا مسئلہ پیش ہوا تھا کیا اس وقت فقہ حنفی یا فقہ جعفریہ کا وجود نہیں تھا یا اس کے ماننے والے اجتماع میں موجود نہیں تھے؟ اگر تھے تو اسوقت علیحدہ نصاب دینیات علیحدہ اوقاف اور بالآخر فقہ جعفریہ کے نفاذ کے مطالبات کیوں شامل نہیں کیے گئے؟

(۶) کیا تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوّت اور تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران یا ان سے قبل اکثریت کیساتھ مشترکہ جدوجہد کرتے وقت اقلیّت (اہل تشیع) نے تحریکوں کی کامیابی کے بعد فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ رکھا، کہ چونکہ وہ ان تحریکوں میں اکثریت کا ساتھ دے رہے ہیں اگر تحریکیں کامیاب ہوگئیں توان کے فلاں فلاں مطالبات پورے کیے جائیں بصورت دیگر وہ ان تحریکوں میں اکثریت کا ساتھ دینے سے معذور ہیں؟

(۷) سوال سادہ سا ہے کہ تینتیس سال بعد فقہ جعفریہ کے نفاذ کی ضرورت پیش کیوں ہوئی۔؟ کیا سُنّی عوام نے شیعہ حضرات کے عقائد و رسوم اور مسلک و مشرب میں کسی قسم کی مداخلت شروع کردی ہے ان کے عزاداری کے جلوس بند کردیئے گئے ہیں؟ ان کی مجالس و محافل پر پابندی لگادی گئی ہے؟ ان کے امام باڑوں پر قفل لگا دیئے گئے ہیں۔؟ ان کے ذاکرین اور علماء کی زبانوں پر تالے لگا دیئے گئے ہیں؟ ان کے ایک شہری کی حیثیت سے معاشرتی، مذہبی اور سیاسی حقوق ختم کردیئے گئے ہیں؟ انہیں سرکاری و غیر سرکاری ملازمتوں، نجی شعبوں اور دیگر اداروں سے فارغ کردیا گیا ہے؟ یا سُنّی عوام نے کچھ اس حد تک زیادتیاں کیں ہیں کہ انہیں عدم تحفظ کا احساس ہوگیا ہے؟ اور کیا فقہ جعفریہ کے نفاذ کے بعد ان کے عدم تحفظ کا احساس ختم ہوجائیگا۔

(۸) ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کے لیے ایک ایسے وقت کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے جب اس ملک میں شرعی حدود کے نفاذ اور زکوٰۃ و عشر کے بارے میں قوانین کا نفاذ کردیا گیا ہے صرف عملدرآمد ہونا باقی ہے۔

(۹) کیا اس بات کی ضمانت ملک کا کوئی شہری دے سکتا ہے کہ اہل تشیع کی فقہ جعفریہ کے نفاذ کے بعد علیحدہ عدالتوں، علیحدہ اوقاف، علیحدہ دینیات وغیرہ کے بعد ایک علیحدہ مملکت (خواہ وہ ایک چھوٹا سا شہر ہی کیوں نہ ہو) کے قیام کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا جہاں صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والے آزادانہ طور پر اپنے عقائد و نظریات پر عمل پیرا ہوسکیں گے؟ اگر ہماری اس جسارت کو مذاق سمجھ کر ٹال دیا جائے تو کیا مرکز اور صوبوں میں علیحدہ ممبری کے علاوہ علیحدہ وزارتوں کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا جس کے فرائض میں فقہ جعفریہ کے نفاذ، پیدا شدہ اثرات، اور اس کے تحفظ وغیرہ کی ذمہ داریاں اس کے سپرد کردی جائیں گی؟

(۱۰) فقہ جعفریہ کے نفاذ کے بعد اس بات کی ضمانت بھی کوئی دے سکتا ہے کہ اہلحدیث حضرات جو کسی فقہ کے مقلّد نہیں ہیں اپنی جدوجہد اور مطالبات کے لیے سڑکوں پر نہیں نکل آئیں گے یا مسلمانوں کے علاوہ عیسائی، ہندو اور دوسری غیر مسلم اقلیتیں اپنے اپنے مطالبات اور نظریات کے نفاذ کیلئے علیحدہ علیحدہ تحریکیں نہیں چلائیں گے؟

(۱۱) کیا اس بات کی ضمانت بھی کوئی ملک کا بہی خواہ دے سکتا ہے کہ مذہبی فرقوں کی علیحدہ علیحدہ فقہوں کے نفاذ کے بعد ملک کے مختلف حصّوں میں، مختلف زبانیں بولنے والے اور علاقائی ثقافت رکھنے والے، اپنی زبان و ثقافت کے نام پر علیحدہ صوبوں کی تشکیل کا مطالبہ نہیں کرینگے؟

اگر مذہب کے نام پر علیحدہ فقہ کے نفاذ کا مطالبہ جائز ہوسکتا ہے تو سیاست کے نام پر، زبان و ثقافت کے نام پر، علاقائی مسائل کے نام پر علیحدہ صوبوں کے قیام کا مطالبہ کیوں کرنا جائز ہوسکتا ہے؟

کیا ہمارے شیعہ بھائی ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں گے کہ اگر ان کی فقہ نافذ کردیگئی تو سُنّی حضرات اس قسم کے مطالبات کرنے میں حق بجانب ہوں گے:۔

(۱) چونکہ شیعہ حضرات سنّیوں کے ساتھ صدیوں کے تعلق کو ختم کرنے پر آمادہ ہوچکے ہیں اور اپنی علیحدہ دینیات علیحدہ اوقاف کے علاوہ علیحدہ نظام حکومت اور فقہ جعفریہ کا نفاذ) چاہتے ہیں لہٰذا انہیں ایک اقلیّت قرار دیدیا جائے اور انہیں وہی تحفظات اور حقوق دیدیئے جائیں جو ہر ملک میں اقلیّتوں کو حاصل ہوتے ہیں؟

(۲) اہل تشیع جب علیحدگی پر مُصر ہیں، سرکاری ملازمتوں اعلیٰ عہدوں کلیدی آسامیوں، فوج، عدلیہ، انتظامیہ غرض سرکاری و نیم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ان کی آبادی کے مطابق ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے اگر وہ اپنی آبادی کے تناسب سے زیادہ کلیدی اور اعلیٰ عہدوں سول اور فوج میں گھسے ہوئے ہیں، تو انہیں برطرف کردیا جائے:۔

(۳) اہل تشیع کو عزاداری کی محفلوں، جلسوں اور جلوسوں کی بر سرِ عام اجازت ہمیشہ کے لیے بند کردی جائے البتہ وہ اپنی عبادت گاہوں اور گھروں کے اندر اپنے عقیدے اور نظریے کیمطابق خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں انہیں سُنّی اکثریت کے محلّوں، مساجد اور عام گزرگاہوں سے عزاداری کے جلوس گزارنے، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر تبرّا بازی امّہات المؤمنین پر سبّ و شتم کی اجازت ہرگز نہیں دیجاسکتی ہے:۔

(۴) قومی و صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نشستوں کا کوٹہ، آبادی کے مطابق مقرر کیا جائے تاکہ ان کے ووٹ صرف شیعہ حضرات ہی حاصل کرسکیں سُنیوں کے ووٹ صرف سُنّی حاصل کرسکیں اور شیعہ عقیدے رکھنے والوں کو سُنّیوں

کے ووٹ حاصل کرنے یا ان کی سیٹ پر انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔

(۵) ان سب مطالبات سے ہٹ کر اگر پاکستان کی عظیم اکثریت سُنّی بیدار ہوکر یہ مطالبہ کردے کہ شیعہ حضرات کو ایران میں اور وہاں کی سُنّی آبادی کو پاکستان میں منتقل کر دیا جائے تو کیا یہ صورت ہمارے شیعہ بھائیوں کو منظور ہوگی اب تو ماشاءاللہ ایران میں شیعہ مذہبی ریاست قائم ہو چکی ہے تبادلہ آبادی بھی آسانی سے ہو جائیگا کیونکہ دونوں ممالک کی سرحدیں ملتی ہیں :

(۶) حال ہی میں شیعہ سپریم کونسل کے لیڈروں نے جہاں تحریک چلانے کی دھمکیاں دی ہیں وہاں اپنی شیعہ قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی رقوم بنکوں سے نکال لیں ؟ کیا خیال ہے کہ اگر جوابی کارروائی کے طور پر سُنّی اکثریت یہ مطالبہ شروع کر دے اور پاکستان کے سُنّی ان بنکوں سے اپنی اپنی رقوم نکال لیں جن کے کرتا دھرتا شیعہ ہیں جنمیں حبیب بنک ، حیدری انٹر نیشنل فنانس کارپوریشن وغیرہ شامل ہیں تو اس کے لیے وہ تیار ہیں ؟

(۷) سُنّی عوام یہ مطالبہ بھی کر سکتے ہیں اور وہ اس میں مکمل طور پر حق بجانب ہونگے کہ پاکستان میں اہل تشیع کو اس قدر حقوق دیئے جائیں جسقدر سُنّی اقلیت کو شیعہ سٹیٹ ایران میں حاصل ہیں

چلتے چلتے ہم حکومت سے بھی چند گذارشات کرنا چاہتے ہیں :۔

(۱) ہم بحیثیت ایک شہری کے یہ سمجھنے سے ابھی تک قاصر ہیں کہ مارشل لاء کی موجودگی میں ملک کے مختلف مذہبی فرقوں میں جس قدر تناؤ اب موجود ہے اس سے قبل کبھی پیدا نہیں ہوا نظام مصطفےٰ کے لیے باوقار اور کامیاب اتحاد کے بعد اس قدر اختلافات آخر کیوں ؟ کیا مارشل لاء ـ ـ ـ ـ ـ حکمران اس پر روشنی ڈال سکیں گے :۔

(۲) ہم الزام لگاتے ہیں کہ دو میں سے ایک اس موجودہ خلفشار اور تفرقہ بازی کا یقیناً ذمہ دار ہے ، مارشل لاء حکومت یا سول انتظامیہ !

ہم علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کا اظہار اپنے تجربے اور مطالعے کے بعد کر رہے ہیں کہ مارشل لاء حکومت میں سول انتظامیہ کو جس قدر ڈھیل ملی ہوئی ہے اس سے قبل کمزور جمہوری عہد میں بھی انہیں نصیب نہیں ہوئی وہ جو چاہیں کریں حکومت نوکر شاہی کی سرپرستی کرنے پر مجبور ہے یہاں تک کہ وہ بد قماش افسر ابھی عیش و عشرت کی محفلیں سجائے ہوئے ہیں جنہوں نے عام انتخابات میں اس وقت کے حکمرانوں سے کہیں بڑھ کر شاہ سے زیادہ وفادار ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا اور قومی سرمائے کو اندھا دھند بے دریغ اپنے اللّے تللّوں اور عیاشیوں پر لٹا دیا وہ لوگ آج بھی قوم کا منہ چڑا رہے ہیں جو کل بھٹو غلیظ کا منہ چڑایا کرتے تھے ۔

(۳) کیا حکومت کے خفیہ ذرائع نے مذہبی فرقوں میں موجودہ انتشار کی تحقیق کر لی ہے اس مذہبی خلفشار سے مرتب ہونے والے ملک کے مستقبل پر اثرات کا تجزیہ کیا جا چکا ہے کیا یہ حقیقت نہیں کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد اسلامی نظام کو ناکام کرنے والے تمام عناصر اسوقت متحد ہو کر اسے بدنام اور ناکام کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں آخر حکومت کیا چاہتی ہے ؟

(۴) اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دیوبندی بریلوی اور سُنّی و شیعہ جھگڑا اور گڑبڑ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب ہی میں موجود ہے ملک کے کسی صوبے میں ایسے حالات موجود نہیں ہیں اس کی ذمہ داری سوار خاں اور اس کی بے مغز انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے کیا پنجاب کے گورنر اس سے بے خبر ہیں کہ گلی کوچوں میں مذہبی لڑائی پھیل چکی ہے اور یہ صاحب سب اچھا کہہ کر صدر ضیاءالحق کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں یہ صاحب جب سے گورنری کی کرسی پر براجمان ہوئے ہیں سُنّی کانفرنسیں ، میلاد کانفرنسیں اور شیعہ کانفرنسوں کی بھرمار ہو گئی ہے انہی کے عہد گورنری میں علماء حقہ کو گالیاں دی گئی ہیں اور دی جا رہی ہیں ملک کی تاریخ کے پہلے اکتیس ۳۱ سال اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں صوبائی گورنر ملک کے بڑے صوبے کو کس طرف لے جا رہے ہیں اور اس کے کیا نتائج مرتب ہوں گے ،

(۵) کیا بنکوں سے روپیہ نکالنے کی دھمکیاں دینے اور اڑھائی فیصد زکوٰۃ کو ۲ ½ فیصد کٹوتی کا نام دینے والوں کے لیئے کوئی مارشل لاء ریگولیشن کوئی دفعہ ، موجود نہیں ہے یہ مارشل لاء صرف سیاسی ورکروں کو کوڑے مارنے کیلئے نافذ کیا گیا ہے کوئی جمہوری ملک سیاسی کارکنوں کی اس قدر توہین برداشت نہیں کر سکتا ۔

بقیہ :۔ اسلام اور عورت

سمجھتے تھے اے اللہ میرے والدین پر ایسے ہی رحم فرما جیسے کہ انہوں نے میری بچپن میں پرورش کی تھی عورت کی زندگی میں چار روپ ہیں ۔

ماں ۔ بہن ۔ بیٹی ۔ بیوی

بیٹی رحم کی مستحق ہے بیوی انصاف کی ماں احترام کی اور بہن احسان کی مستحق ہے عورت کو اس کی زندگی کے ان چاروں مراحل میں جو راحت و آرام ملا ہے وہ خاتم الانبیاءؐ کی تعلیمات مقدسہ کے فیض سے ہی ملا ہے اور جہاں اس سے کوئی ظلم روا رکھا جاتا ہے وہ آپؐ کی تعلیمات سے بغاوت کا نتیجہ ہے ۔

جب ہماری بہنوں کی تمامتر عزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دین سے حاصل ہوتی ہے تو ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے محسنؐ اور محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے ضابطہ حیات کو زندگی کے ہر موڑ پر مشعل راہ بنائیں اور اپنا ہر فعل اسی طریق نبویؐ کے مطابق سر انجام دیں اور اسی دین کی سرفرازی اور بلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں ۔

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

زکوٰۃ کمیٹیوں کو فوراً توڑ دیا جائے

حضرت درخواستی

جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے زکوٰۃ کمیٹیوں کو فوراً توڑ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا درخواستی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں میں مخلص لوگوں کو شامل کیا جانا چاہیئے تھا تاکہ عوام خوش دلی اور اعتماد کے ساتھ زکوٰۃ ان کے سپرد کر سکتے اور اس طرح جمع ہونے والی رقم مستحق افراد میں تقسیم ہو سکتی اگر حکومت چاہتی ہے کہ یہ کمیٹیاں اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دیں تو اسے ان کمیٹیوں کو اوپر سے لے کر نچلی سطح تک بلا تاخیر توڑ دینا چاہیئے بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کمیٹیوں میں علماء کو اسّی فیصد تک نمائندگی دی جائے اور ہر سطح پر کمیٹی کا سربراہ کوئی عالم دین ہونا چاہیئے۔
انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخاب کا موجودہ طریقہ افسر شاہی کا تیار کردہ ہے جو اسلامی نظام کو بدنام کرنا چاہتا ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت حقیقی طور پر زکوٰۃ وصول کر کے مستحق افراد میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اسے اعلیٰ سطح سے لے کر نچلی سطح تک کمیٹیوں کی تشکیل نو کرنی چاہیئے انہوں نے کہا کہ اس وقت اسلامی نظام کو ناکام بنانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے جا رہے ہیں عوام کا فرض ہے کہ وہ ان سازشوں کو پنپنے سے پہلے ختم کر دیں۔
اور اپنی صفوں میں ہر وقت اتحاد قائم رکھیں تاکہ دشمن ہماری کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے مکروہ عزائم پورا نہ کر سکے۔

ابتدائی شاخوں کے انتخابات

فیصل آباد: — مائی دی جھگی

سرپرست: حافظ مولانا خدا بخش صاحب
١- امیر: چوہدری نذیر احمد صاحب۔ نذیر مٹھائی شاپ اڈا الارباں۔
٢- نائب امیر اوّل: — چوہدری محمد شریف
٣- نائب امیر دوئم: — حاجی محمد رفیق صاحب
٤- ناظم عمومی: — حافظ عبدالغنی ڈاکٹر
٥- ناظم ع ١: — وزیر علی صاحب
٦- ناظم ع ٢: — محمد حنیف صاحب
٧- ناظم نشر و اشاعت: عبدالحمید صاحب
٨- خازن: — عیلی خان صاحب
٩- سالار: — حشمت علی صاحب

ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد

١- امیر: حاجی لیئق احمد صاحب پلاٹ ۱۵۰ بی
٢- نائب امیر اوّل: حکیم لشبیر احمد جگر انوی
٣- نائب امیر دوئم: صوفی عبدالحمید صاحب
٤- ناظم عمومی: — قاری نثار احمد گول چوک
٥- ناظم ع ١: — شیخ منظور احمد صاحب
٦- ناظم ع ٢: — ...
٧- ناظم نشر و اشاعت: منظور احمد شہید چوک
٨- خزانچی: — مولانا محمد یوسف ربانی

گلشن کالونی

سرپرست: مولانا قاری محمد ریاض احمد سلفی

١- امیر: — شیخ لشبیر احمد صاحب
٢- نائب امیر اوّل: — سردار محمد صاحب
٣- نائب امیر دوم: — محمد نواز صاحب
٤- ناظم عمومی: — حاجی شبیر محمد صاحب
٥- ناظم ع ١: — حاجی ریاض احمد صاحب
٦- ناظم ع ٢: — محمد حنیف صاحب
٧- ناظم نشر و اشاعت: ڈاکٹر محمد ارشد صاحب
٨- خازن: — شیخ عبدالسلام صاحب
٩- سالار: — عبدالسلام صاحب
١٠- سیکرٹری شعبہ سماجی امور: حاجی نظام الدین صاحب

نشاط آباد فیصل آباد

سرپرست: مولانا حافظ عبدالرشید صاحب
نشاط ملز۔
امیر: — منیر احمد صاحب
نائب امیر اوّل: — غلام فرید صاحب
ناظم عمومی: — ملک غلام علی صاحب
ناظم: — محمد خالد بٹ صاحب
خازن: — خادم حسین صاحب
ناظم نشر و اشاعت: جاوید الرحمٰن ساجد
سالار: — رانا محمد ایوب صاحب
ناظم شعبہ سماجی امور: چوہدری عبدالرشید

چنباں فیصل آباد

سرپرست: شیخ عبدالرزاق صاحب
١- امیر: — صوفی عبدالقادر صاحب

۲۔ نائب امیر اوّل :۔ ماسٹر منظور احمد صاحب

۳۔ نائب امیر دوم :۔ محمد فاروق احمد صاحب

۴۔ ناظم عمومی :۔ قاری ریاض الحق ربانی

۵۔ ناظم ۱ :۔ ۔ ولی محمد صاحب دکاندار

۶۔ ناظم ۲ :۔ ۔ عبد الرزاق صاحب

۷۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ محمد یوسف صاحب

۸۔ خازن :۔ ۔ ۔ فلک شیر صاحب

۹۔ سالار :۔ ۔ ۔ ۔ احمد شجاع صاحب

نگہبان پورہ فیصل آباد

سرپرست :۔ مولوی امداد اللہ صاحب

۱۔ امیر :۔ ۔ حاجی محمد اقبال صاحب

۲۔ نائب امیر اوّل :۔ مولوی محمد احمد صاحب

۳۔ نائب امیر دوم :۔ حاجی مختار احمد رر

۴۔ ناظم عمومی :۔ عبد الغنی صاحب

۵۔ ناظم ۱ ۔ خواجہ عبد الحق صاحب

۶۔ ناظم ۲ ۔ خالد محمود صاحب

۷۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ حاجی محمد اسحاق

۸۔ خازن :۔ ۔ محمد اسلم ملک

۹۔ سالار :۔ مقصود احمد صاحب

نیو سول لائن مائی دی جھگی

۱۔ سرپرست :۔ ۔ ۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب

۲۔ امیر :۔ ۔ ۔ محمد اسحاق خان ٹرنک پریذیڈنٹ

۳۔ نائب امیر اوّل :۔ ۔ عبد الحمید صاحب

۴۔ نائب امیر دوم :۔ ۔ محمد یعقوب صاحب

۵۔ ناظم عمومی :۔ محمد بشیر الدین صاحب امام مسجد

۶۔ ناظم ۱ :۔ ۔ ۔ محمد صدیق صاحب

۷۔ ناظم ۲ :۔ ۔ ۔ محمد حنیف صاحب

۸۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ مستری رحمت علی

۹۔ خازن :۔ ۔ محمد یوسف صاحب

۱۰۔ سالار :۔ ۔ محمد امین صاحب مستری

طارق آباد فیصل آباد

سرپرست :۔ ۔ ۔ حاجی نور احمد صاحب

۱۔ امیر :۔ ۔ مولانا حافظ محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد طارق آباد

۲۔ نائب امیر اوّل :۔ حاجی محمد انور صاحب

۳۔ نائب امیر دوم :۔ صوفی محمد اقبال صاحب

۴۔ ناظم عمومی :۔ ۔ محمد انور صاحب

۵۔ ناظم ۱ :۔ ۔ شیر جنگ صاحب

۶۔ ناظم ۲ :۔ ۔ ۔ ۔ اسد اللہ صاحب

۷۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ مرزا غلام قادر صاحب

۸۔ خازن :۔ ۔ ۔ ۔ محمد ارشد صاحب

۹۔ سالار :۔ ۔ ۔ ۔ عبد الحمید صاحب

باواچک سرگودھا روڈ فیصل آباد
گ ب

سرپرست :۔ ۔ مولانا جلال الدین صاحب

۱۔ امیر :۔ ۔ ۔ رانا محمد صابر صاحب

۲۔ نائب امیر :۔ ۔ مولانا عبد الغنی صاحب

۳۔ ناظم عمومی :۔ ۔ حاجی گلزار احمد صاحب

۴۔ ناظم ۱ :۔ فقیر محمد صاحب

۵۔ ناظم ۲ :۔ ۔ محمد اسلم صاحب

۶۔ ناظم نشر و اشاعت :۔ عمر دین صاحب

۷۔ خزانچی :۔ ۔ ۔ صوفی محمد حنیف صاحب

۸۔ سالار :۔ ۔ ۔ علی حسن صاحب

۹۔ نائب سالار :۔ ۔ ۔ محمد فاضل صاحب

عبد اللہ پور

امیر :۔ ۔ ۔ ۔ حاجی محمد انور صاحب

نائب امیر اوّل :۔ ۔ محمد ابراہیم صاحب

نائب امیر دوم :۔ ۔ محمد صادق صاحب

ناظم عمومی :۔ حاجی مرزا معراج دین صاحب

ناظم :۔ ۔ نور محمد صاحب

ناظم نشر و اشاعت :۔ شیخ محمد ظفر صاحب

خازن :۔ ۔ شیخ محمد شفیع صاحب

انتخاب بہاولپور

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بہاولپور کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں مندرجہ مجلس شوریٰ کے ارکان منتخب ہوئے۔

ممبران مجلس شوریٰ

۱۔ حافظ محمد شاکر صاحب۔ خان پور۔ تونگہ بس درکھاناں۔

۲۔ مولوی عبد اللہ ۔ ۔ ۔ نور پور۔ تونگہ

۳۔ الحاج عبد العزیز صاحب۔ خانقاہ شریف مدرسہ قاسمیہ

۴۔ حاجی شیر محمد صاحب ٹھیکدار سمہ سٹہ ریلوے اسٹیشن۔

۵۔ صوفی نور محمد صاحب صواتی سیٹھ ۱ عباس کالونی۔

۶۔ حاجی محمد عبد اللہ صاحب۔ بس لہڑاں

۷۔ مولانا نور محمد صاحب ۔ ۔ ۔ باقر پور

۸۔ صوفی عبد الواحد صاحب ۔ ۔ عباس نگر

۹۔ مستری اللہ بچایا صاحب ۔ ۔ ۔ ڈیرہ لکھا

۱۰۔ عبد الرحمٰن صاحب :۔ ۔ بشریف آباد

۱۱۔ حاجی عبد الحق صاحب ۔ ۔ ۔ نیر مان

۱۲۔ محمد یونس صاحب۔ ریلوے اسٹیشن بہاولپور

۱۳۔ شیخ محمد یسین صاحب ۔ ۔ بہاول پور

ضلع ایبٹ آباد کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ایبٹ آباد کی جنرل کونسل کا اجلاس جمعیۃ کے ضلعی دفتر میں مولانا قاضی محمد نواز کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے ضلعی عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر :۔ ۔ ۔ مولانا قاضی محمد نواز صاحب

نائب امیر :۔ ۔ ۔ مولانا فضل رزاق

نائب امیر دوم :۔ حاجی سردار گل خطاب

نائب امیر سوئم :۔ مولانا قاضی محمد یونس

ناظم اعلیٰ :۔ ۔ مولانا حکیم عبد الرشید انور

ناظم :۔ ۔ ۔ مولانا ولی الرحمٰن

ناظم :۔ ۔ محمد یوسف خان ایڈووکیٹ

ناظم نشر و اشاعت :۔ سید شیرازی ایڈووکیٹ

نائب ناظم نشر و اشاعت :۔ میر افضل خان

سالار اعلیٰ :۔ ۔ ڈاکٹر احمد حسن

سالار: - - - الحاج صوفی محمد فرید
خازن: - - - حاجی محمد اشرف

انتخاب ضلع ژوب

ضلع ژوب جمعیتہ علماء اسلام کے ضلعی انتخابات دستور کے مطابق مکمل ہوگئے۔

امیر اعلیٰ جمعیتہ علماء ژوب: مولوی غلام نبی صاحب کبزئی۔
نائب امیر ۱: مولوی عبد الکریم عبد اللہ زئی
نائب امیر ۲: - - مولوی محمد ولی بابر
نائب امیر ۳: - مولوی احمد صاحب ناصر
ناظم عمومی: جمعیتہ علماء ژوب جناب مولوی سید قاسم شاہ صاحب۔
ناظم ۱: جناب مولوی سید احمد شاہ حریفال
ناظم ۲: مولوی نصیب اللہ شاہ شیرانی
ناظم ۳: مولوی قطب الدین اللہ داد زئی
ناظم نشریات: - - جانان مندوخیل
خزانچی: - حاجی احمد گل صاحب خواجہ
سالار: - - - ملا آدم خان لعون

انتخاب کالا گوجراں جہلم

جمعیتہ علماء اسلام کالا گوجراں کا اجلاس جامع مسجد مدنی میں زیر صدارت شیخ برکت علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لئے جدید انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداراں چنے گئے۔ گیارہ ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ بھی تشکیل دی گئی۔

عہدیداراں

صدر: - - - شیخ برکت علی
نائب صدر ۱: صوفی حکیم الدین
نائب صدر ۲: محمد اصغر بھٹی صاحب
جنرل سیکرٹری: شیخ محمد خلیل ״
جوائنٹ سیکرٹری: حاجی عبد الناصر
خزانچی: - - حاجی جہانگیر صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت: - حافظ محمد الیاس عاجز صاحب۔
سالار: - - - ملک محمد رفیق صاحب

مجلس شوریٰ

۱. - - - شیخ حبیب الرحمن صاحب
۲. - - - صوفی صفدر حسین ״
۳. - - - قاری غلام رسول صاحب
۴. - - - حاجی صابر حسین صاحب
۵. - - - مستری محمد الیسین صاحب
۶. - - - شیخ محمد شریف بزاز صاحب
۷. - - - صوبیدار محمد صادق صاحب
۸. - - - شیخ فقیر محمد صاحب
۹. - - - صوفی محمد شریف صاحب
۱۰. - - - شیخ محمد طاہر صاحب
۱۱. - - - شیخ محمد مشتاق صاحب

انتخاب ضلع حیدر آباد

حیدر آباد ۲۲ جولائی (اپ) گذشتہ روز جمعیتہ علماء اسلام حیدر آباد ضلع کے انتخابات عمل میں آئے۔ جلسہ کی کاروائی حافظ محمد طاہر صاحب نے تلاوت کلام پاک سے شروع کی۔ مولانا عبد الرؤف صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں کارکنوں پر زور دیا کہ آپ لوگ نئے انتخاب میں باعمل اور سرگرم کارکنوں کو سامنے لائیں تاکہ وہ جمعیتہ کے کام کو بہتر طریقہ سے آگے بڑھائیں اور پارٹی کے پرچم کو بلند رکھیں۔ عہدیداران کی تفصیل مندرجہ ہے۔

۱. امیر اعلیٰ: - - مولانا عبد الحق صاحب
۲. نائب امیر اول: مولانا قاری عزیز اللہ
۳. ناظم امیر دوئم: - حاجی محمد ابراہیم صاحب
۴. ناظم اعلیٰ: - - حاجی علی محمد صاحب
۵. ناظم اول: - - غلام عباس صاحب
۶. ناظم نشر و اشاعت: بشیر احمد صاحب
۷. سالار: - - - - محمد مشتاق صاحب
۸. خازن: - - - مفتی محمد علی صاحب

بعد میں نئے امیر نے کارکنوں سے خطاب کیا۔ اور چند قرار دادیں پیش کیں جسے مجلس نے بھاری اکثریت سے منظور کیا۔ (۱) انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ضلع میں شرعی عدالتیں قائم ہیں لیکن ان کے سربراہ ایسے لوگ ہیں جن کا شریعت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس تناقض کو ختم کیا جائے اور شرعی عدالتیں صرف علماء کے پنچ کے سامنے جوابدہ ہوں

تحصیل شیرانی۔ ضلع ژوب

امیر اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ژوب تحصیل شیرانی۔ حاجی محمد شفیق صاحب حریفال
نائب امیر ۱: حاجی بادشاہ خان شیرانی
نائب امیر ۲: حاجی ملا اختر محمد صاحب شیرانی
ناظم اعلیٰ: مولوی امام شاہ صاحب حریفال
نائب ۱: مولوی نیک محمد صاحب شیرانی
نائب ۲: مولوی نصیب اللہ صاحب شیرانی
خزانچی: مولوی امام شاہ صاحب حریفال
سالار: حاجی سردار خان صاحب شیرانی

تحصیل سمبازہ ژوب

امیر اعلیٰ: مولوی عبد السلام صاحب مندوخیل
نائب: حاجی سید خان صاحب سلیمانخیل
ناظم اعلیٰ: ملا عبد الوہاب صاحب مندوخیل
نائب: حافظ حضرت گل صاحب ״
ناظم نشریات: نصر اللہ صاحب ״
خازن: عبد الستار صاحب حمزہ خیل

انتخاب ٹبہ سلطان پور

۱. سرپرست: جناب حاجی محمد ناصر خان
۲. امیر: جناب حاجی محمد حسن صاحب
۳. نائب امیر: جناب حاجی محمد رفیق صاحب
۴. ناظم عمومی: حکیم احمد بخش بھٹی ״
۵. نائب ناظم: حاجی محمد اقبال خان صاحب
۶. خازن: - چوہدری محمد یامین صاحب
۷. سالار: - چوہدری محمد اختر صاحب

ڈوگہ بونگہ کے انتخاب

حضرت مولانا محمد شریف صاحب ولی

نائب امیر اول جمعیت علماء اسلام کل پاکستان ابو مولانا محمد یوسف صاحب قریشی ضلعی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام ضلعی نائب امیر جناب حاجی محمد یٰسین صاحب تشریف لائے مولانا محمد شریف صاحب وٹو کی زیر صدارت انتخابی اجلاس ہوا۔

کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی تلاوت کلام پاک قاری محمد منشاء نے فرمائی مولانا محمد یوسف قریشی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ قومی اتحاد اور ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے اپنے اندر نظم وضبط صبر و استقلال پیدا کریں۔ مولانا محمد شریف صاحب وٹو نائب امیر اول جمعیۃ علماء اسلام کی زیر نگرانی درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست :۔ مولانا سعید احمد صاحب مدظلہٗ
صدر :۔ ۔ خان محمد شریف خان صاحب
نائب صدر اول :۔ محمد صدیق صاحب غوری
نائب صدر دوم :۔ مولانا عبد القادر انجم
جنرل سیکرٹری :۔ جناب محمد اقبال صاحب قمر
جوائنٹ سیکرٹری :۔ بشیر احمد صاحب جانباز
سیکرٹری نشر و اشاعت : جناب حافظ عبد الغفور صاحب۔

خازن :۔ جناب عبد الجبار صاحب غوری
سالار :۔ جناب محمد اقبال ولد حاجی محمد رمضان

انتخاب ضلع جھنگ

جھنگ :۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا حق نواز صاحب اور نگرانی مولانا محمد عمر لدھیانوی نگران سرگودھا۔ ڈویژن نے کی مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ کیا گیا جو سہ سالہ مدت کے لئے ہے

صدر :۔ ۔ ۔ ۔ مفتی عبد الحلیم صاحب
نائب صدر اول :۔ مولانا حق نواز صدر جھنگ
نائب صدر دوم :۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی
نائب صدر سوم :۔ مولانا بشیر احمد شورکوٹ
سیکرٹری جنرل :۔ مولانا محمد عبد الوارث چنیوٹ۔
سیکرٹری :۔ مولانا عبد الکریم روڈ سلطان جھنگ۔۔
سیکرٹری دوم :۔ شیخ محمد سلیم چنیوٹ
سیکرٹری سوم :۔ صوفی سعید احمد شورکوٹ
سیکرٹری نشر و اشاعت :۔ چوہدری محمد عقیل ضیاء جھنگ
خازن :۔ حاجی ملک علی محمد صاحب جھنگ
سالار :۔ حاجی عزیز الرحمٰن جھنگ

قرار دادیں

جھنگ :۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس ہوا جس میں حالات حاضرہ پر غور و فکر کیا گیا اور یہ بات محسوس کی گئی کہ اسلامی نظام نافذ شدہ ضابطوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے جرائم بڑھ گئے ہیں اور ملک میں اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے روزمرہ استعمال کی اشیاء کی گرانی پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔

چوہدری محمد عقیل ضیاء نے مرکزی۔ صوبائی حکومت ضلعی و علاقائی حکام کی توجہ مندرج ذیل اہم مسائل کی طرف دلائی اور امید ظاہر کی کہ حکام بالا اس کے حل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

(۱) بجٹ واپس لیا جائے خصوصاً نئے ٹیکس ختم کریں غلام اسحاق خان وزیر خزانہ جنہوں نے اتنا گندہ بجٹ پیش کیا ہے کو نوکری سے برخاست کریں۔

(۲) جھنگ ضلع سے پسماندگی دور کرنے کے لئے اسے انڈسٹریل علاقہ قرار دیا جائے۔

(۳) سوئی گیس فراہم کیا جائے جو اس ضلع کے ایک قصبہ (ربوہ) میں پہنچی ہوئی ہے

(۴) جھنگ کے نہری پانی ۵۰٪ ۶۰ فیصد حصہ کو جو انتہائی کم ہے بڑھایا جائے۔

(۵) ٹیوب ویل بجلی واپڈا سے میٹر سسٹم ختم کر کے فی ہارس پاور کے حساب سے فکس چارجز مقرر کئے جائیں جس سے حکومت اور عوام دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ چوری بجلی نہ ہوگی۔

(۶) نہری آبیانہ اور ٹیکس کے موجودہ فرسودہ نظام کو تبدیل کیا جائے

(۷) چینی کے موجودہ بحران پر قابو پانے کے لئے فوری طور پر گنے کے نرخ بڑھائے جائیں اور چینی کا موجودہ ریٹ برقرار رکھنے کے لئے اس پر عائد شدہ ۵۰٪ ڈیوٹی جو پہلے ½12 فیصد تھی کو کم کیا جائے۔

(۸) دیہاتی آبادی کو شہروں میں منتقل ہونے سے روکنے کی خاطر انہیں شہری سہولتیں ہسپتال اسکول بجلی اور پختہ لنک روڈ دی جائیں۔

(۹) جھنگ تا فیصل آباد چنیوٹ۔ ٹوبہ۔ سرگودھا روڈ کی توسیع و مرمت کی جائے۔

(۱۰) جھنگ کو بذریعہ ریلوے لائن فیصل آباد سے ملایا جائے۔

(۱۱) پیٹرول۔ مٹی کا تیل۔ اور ڈیزل کی کمی دور کی جائے۔

(۱۲) جھنگ۔ چنیوٹ۔ شورکوٹ بلدیہ کے حدود سے نکاسئی آب۔ سٹرکیں مرمت کی جائیں ریلوے بازار، ریلوے پھاٹک گوجرہ روڈ تا۔ گیٹ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر میں ہی نکاسئی آب کا بندوبست کیا جائے۔

(۱۳) کھنڈی شاہ جیوا کے مڈل اسکول، سٹلائٹ ٹاؤن کے گرلز مڈل اسکول، جیلہ کے مڈل، روڈ سلطان کے مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا جائے موضع ڈگری کے پرائمری کو مڈل سکول کا درجہ دیا جائے اور بستی ستانہ آباد کے پرائمری گرلز سکول کو عمارت مہیا کی جائے

(۱۴) چنیوٹ کو شہری سہولتیں دینے کے لئے اسے شہری علاقہ قرار دیا جائے۔ موضع ڈگری کو بجلی اور پلیں دی جائیں

(۱۵) شورکوٹ روڈ اور داصو آستانہ میں ہسپتال قائم کیا جائے۔

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم اور مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک گھنٹہ گھر ملتان

قادیانی نامہ نگار کی کذب بیانی

مولانا تاج محمود رکن شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے حسب ذیل وضاحتی بیان اخبارات کے نام اشاعت کے لئے جاری کیا ہے۔ روزنامہ "مساوات" اشاعت ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء میں ربوہ کے قادیانی نامہ نگار کی کذب بیانی اور افترا پردازی پر مبنی یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ربوہ کے ۲۵ ہزار شہری مقامی ریلوے اسٹیشن کی مسجد میں لاؤڈ سپیکر ناجائز استعمال کے ہاتھوں پریشان چھوٹی سی اس مسجد میں آٹھ لاؤڈ سپیکر لگائے گئے ہیں۔ اور تمام رات ان لاؤڈ سپیکروں کا استعمال کر کے شہریوں کی نیندیں حرام کر دی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ مسلمانوں کی وہ واحد مسجد ہے۔ جو ربوہ کے وسط میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام آباد ہے۔ اس مسجد میں جنوری ۱۹۷۶ء سے پانچ وقت کی لاؤڈ سپیکر پر آذانیں ہو رہی ہیں۔ باجماعت نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ اور خطبہ جمعہ دیا جاتا ہے۔ آذان اور خطبہ جمعہ میں لاؤڈ سپیکر استعمال ہوتا ہے اور ایسا کراچی سے پشاور تک کے ملک کی تمام مساجد میں معمول ہے۔

ربوہ پاکستان کا ایک شہر ہے۔ اور مسلمانوں کو وہاں لاؤڈ سپیکر پر آذان اور خطبہ جمعہ پڑھنے سے منع کرنے کا مطالبہ کرنا بالکل غلط اور مداخلت فی الدین کے مطالبہ کے مترادف ہے۔ لاؤڈ سپیکر پر کوئی خلاف قانون، خلاف اسلام اور اشتعال انگیز بات نہیں کی جاتی۔ یہ بات سراسر جھوٹ ہے۔ کہ مسجد میں آٹھ لاؤڈ سپیکر نصب ہیں۔ صرف ایک لاؤڈ سپیکر نصب ہے جامع محمدیہ سارے ربوہ میں پھیلے ہوئے اور مختلف اداروں میں ڈیوٹی اور محنت کرنے والے مسلمانوں کی واحد مسجد ہے۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ اپنے نمازیوں کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آذان کی آواز پہنچائیں۔ اور اگر لاؤڈ سپیکر پر آذان اور خطبہ کوئی جرم ہے۔ تو خود قادیانیوں کی عبادت گاہوں میں بھی یہ جرم ہر روز ہوتا ہے۔

مسلمانوں کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ ان کی آذان اور قرآن پڑھنے کی آواز قادیانیوں کو ناگوار گزرتی ہے۔ قادیانیوں کا یہ اعتراض کہ ربوہ میں ہماری اکثریت ہے۔ اور مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اگر اس دلیل کو کوئی وقعت حاصل ہو سکتی ہے۔ تو پورے ملک کے شہروں میں جہاں مرزائیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ مرزائیوں کو اپنی عبادتگاہوں میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔

اس مرزائی نامہ نگار کے علاوہ بعض دوسرے مرزائی ریلوے حکام اور ضلعی و مقامی حکام کو ایسے ہی مضامین کی جھوٹی درخواستیں دے رہے ہیں ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ اہل اسلام کو ربوہ میں قدم نہ جمانے دیئے جائیں۔ تاکہ اُن کی حق کی آواز کہیں ان کے جادو میں پھنسے ہوئے لوگوں کے کانوں میں نہ پہنچ جائے۔ اور وہ ان کے دام تزویر سے نکل کر دین محمدی میں نہ داخل ہو جائیں۔ جیسا کہ گذشتہ تین سالوں میں ایک بہت بڑی تعداد میں لوگ اس حق کی آواز سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اور حال ہی میں بہت سے لوگوں نے مرزائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے۔ جسکی وجہ سے ربوہ کی مرزائی جماعت کو تکلیف ہوئی ہے۔ اور اس نے یہ جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ ایسی جھوٹی درخواستیں مقامی انتظامیہ اور مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ سے مرزائیوں کا وطیرہ چلا آیا ہے۔

ہم پاکستان کی مرکزی و صوبائی حکومتوں اور ضلعی و مقامی انتظامیہ کو مرزائیوں کی ان جھوٹی درخواستوں اور جھوٹی خبروں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اور یہ بھی چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر ان جھوٹی درخواستوں اور من گھڑت اخباری خبروں کی منصفانہ تحقیقات نہ کرائی گئی۔ تو مرزائیوں کے جھوٹ اور افترا پردازی کی قلعی کھل کر سامنے آجائے گی۔ آخر میں حکومت کے اعلیٰ افسروں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ربوہ میں مسلمانوں کے خلاف اس جھوٹی مہم کا سد باب کریں۔

سیکرٹری نشر و اشاعت
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد

وفاقی وزارت تعلیم توجہ فرمائے

ہم بدقسمت معلمین تنظیم المکاتب ضلع بہاولنگر فریاد کناں ہیں۔ کہ اولاً تو ہماری تنخواہیں پہلے بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عرصہ دراز سے ہماری تنخواہوں پر نظر ثانی نہیں ہوئی۔ مہنگائی کے اس کٹھن دور میں ظلم در ظلم کی بات ہے۔ کہ ہمیں محکمہ تعلیم کے افسران مجاز صرف حیلوں و عدوں پر ٹال رہے ہیں۔ اس سال بڑی شد و مد اور سفارشات سے ہمارے لئے اسکیل ۶ کا بجٹ بنا کر بھیج دیا گیا ہے۔ نہایت حیرت کی بات ہے۔ کہ نئے سال کا بجٹ منظور ہو کر نظر ثانی بھی ہو چکا ہے۔ لیکن ہمیں ادائیگی تنخواہ سے مسلسل محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور مختلف حیلے

بہانے سنائے جا رہے ہیں۔ ہم وفاقی وزیر تعلیم جناب محمد علی ہوتی کی خدمت میں درخواست گزار ہیں۔ کہ وہ ہمارے اسکیل پر نظر ثانی۔ ے ی N.P.S کی منظوری کے ساتھ ادائیگی تنخواہ کا جلد انتظام کرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری عید بھی سوگوار گزرے۔

تنظیم ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر اور سیکرٹری سمیت آٹھ اساتذہ کرام کے دستخط۔

کرایوں میں رعایت دی جائے

شہداد پور ضلع سانگھڑ کے دینی مدارس کے طلب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مدارس عربیہ کے طلبا کو بسوں اور گاڑیوں میں وہی خصوصی رعایت ملنی چاہئے۔ جو سکول، کالج کے طلبا کو دی جاتی ہے۔ اکثر بیشتر مرتبہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ٹرانسپورٹر حضرات دوران سفر دینی مدارس کے طلباء کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مدرسہ کا کارڈ نہیں چلے گا۔ حالانکہ مدرسہ بھی رجسٹرڈ ہے۔ ٹرانسپورٹروں کے ناروا رویہ کے باعث ہمیں سفر میں بڑی دقت پیش آتی ہے ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دینی مدارس کے طلبا کو بسوں اور ریلوے کے کرایہ میں سہولت دے۔

متعدد دینی مدارس کے طلباء کے دستخط

چینی کی بلیک کے تدارک کی تجویز

مکرمی آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے صدر مملکت جنرل ضیاء الحق اور گورنر پنجاب سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آئے دن اخبارات میں عوام چیختے چلاتے ہیں۔ کہ چینی بازار میں ۴ روپے کلو کی بجائے ۱۶ روپے کلو فروخت ہوتی ہے۔ سوچنا اس بات کا ہے۔ کہ پاکستان کے ہر فرد کو بذریعہ راشن چینی ملتی ہے۔ مگر بازاروں میں یہ چینی کہاں سے آتی ہے۔ کس طرح سے آتی ہے اور کون لاتا ہے۔

میں اس کے متعلق ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ جو کہ انتہائی قابل غور اور قابل عمل ہے۔ وہ یہ ہے کہ محکمہ خوراک کے سربراہ اور محکمہ مردم شماری کے سربراہوں سے

موازنہ کرائیں۔ کہ پاکستان کی آبادی کتنی ہے۔ اور راشن چینی کتنے آدمی وصول کر رہے ہیں۔ امید واثق ہے۔ کہ اصل آبادی سے دوگنا زیادہ راشن ڈپو ہولڈرز محکمہ خوراک کی ملی بھگت سے زاید وصول کر کے بازار میں بلیک کر دیتے ہیں۔ وہ ڈپو ہولڈرز محکمہ کی مہربانی سے زائد کارڈ بنوا کر اُن کو بھی خوش کرتے ہیں اور اپنی تجوریاں بھی بھرتے ہیں۔ جب چینی ڈپوؤں پر ختم ہو جاتی ہے۔ تو بازار سے بھی غائب ہو جاتی ہے۔ اگر اس چیز کا تدارک کیا جائے۔ جو زائد چینی ڈپو ہولڈر منگواتے ہیں وہ صارفین کو تقسیم کر دی جائے۔ تو چینی کی بلیک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سید حسن پیر صدر جمہوری پارٹی تحصیل وزیر آباد

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

ٹیلیویژن کارپوریشن توجہ فرمائیے

مکرمی۔ ٹیلیویژن پروگرام میں مختلف رنگوں انگریزی فلمیں۔ رنگین اشتہار۔ رنگین ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ٹیلیویژن پر پروگرام ختم ہونے پر جب جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ تو بلیک اینڈ وائٹ ہی ہوتا ہے ٹیلیویژن کارپوریشن سے التماس ہے۔ کہ وہ سبز ہلالی پرچم لہرایا کریں۔ تاکہ رنگین ٹیلیویژن رکھنے والے ہی اس کا نظارہ کر سکیں۔ یوم آزادی ۱۴۔ اگست سے ٹی وی پروگرام ختم ہونے کے بعد سبز ہلالی پرچم لہرائے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔

سکندر ذوالقرنین کنونیر اسلامک یوتھ آرگنائزیشن پاکستان۔ ریلوے روڈ وزیر آباد

طلباء کی سرگرمیاں

مرتب : محمد ادریس

صوبائی سطح پر تربیتی اجتماعات باقاعدگی سے منعقد کریں — ندیم اقبال اعوان

عزم نو کے اسلامی نظام تعلیم نمبر کی اشاعت پر خصوصی توجہ دیں — الیاس تمنّا

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی جناب ندیم اقبال اعوان نے تمام صوبائی جماعتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جماعتی فیصلے کے مطابق صوبائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا باقاعدگی سے انعقاد کریں۔ کیونکہ صوبائی اجتماعات قومی رابطہ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا صوبائی تربیتی اجتماعات منعقد کرنے سے ساتھیوں کو پروگرام کو سمجھنے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جماعتی فیصلے کے بعد پنجاب کے بعد دوسرے صوبوں میں بھی اجتماعات کا سلسلہ شروع ہونا چاہیئے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ صوبائی حضرات اس کی طرف بہت کم توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تربیتی اجتماعات کو مسلسل اور باقاعدگی سے جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کو معیاری اجتماعات بنانے کی کوشش کریں۔ اجتماعات کو کامیاب بنانے کے لئے اس سے پہلے اضلاعی دورے کریں۔ اور ان کی اہمیت بتائیں۔ تربیتی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ استفادے کے نظریے کے مطابق ڈھالیں۔

دستوری چندہ سے متعلق

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم مالیات جناب اطہر عزیز نے مجلس عمومی و عاملہ و شوریٰ کے اراکین کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے مختلف خطوط کے ذریعے دستوری چندہ کی وصولی کے فیصلے کو سراہا ہے اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ منی آرڈر فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں تمام ساتھی فارم وصول ہوتے ہی اپنے ذمہ واجب الادا رقوم ارسال کر دیں۔

کراچی یونیورسٹی میں جمعیتہ کا قیام

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم عمومی جناب محمد الیاس تمنا نے کراچی یونیورسٹی میں جمعیتہ طلباء اسلام کے یونٹ کے قیام پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا ہے اور یونٹ کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر خلوص سے کام کیا جائے تو نتائج خود بخود اچھے ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ مستقل بنیادوں پر کام کو آگے بڑھائیں۔ ہنگامی بنیادوں پر کئے جانے والے کام عارضی ہوتے ہیں اور ان سے صرف عارضی فائدے حاصل ہوتے ہیں انہوں نے طلبہ کو ہدایت کی کہ نظم و ضبط کی پوری پابندی کریں اور فکر و عمل میں غایت درجہ کی یکسانیت پیدا کریں علاوہ ازیں انہوں نے جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ عزم نو کی خریداری بڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور اسلامی نظام تعلیم نمبر سے عوام و خواص کو روشناس کرائیں

ناظم عمومی سرحد کا دورہ

جمعیتہ طلباء اسلام سرحد کے ناظم عمومی جناب نجم خان نے گذشتہ دنوں ڈیرہ ڈویژن کا دورہ مکمل کر لیا۔ انہوں نے اپنے دورے کا آغاز لکی مروت سے کیا۔ جہاں انہوں نے لکی مروت کالج میں طلبہ سے خطاب کیا اور جمعیتہ طلبہ اسلام کے کارکنوں سے بھی تفصیلی خطاب کیا بعد ازاں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں۔ گورنمنٹ کالج، ایجوکیشن کالج اور کامرس کالج گئے جہاں انہوں نے طلبہ سے ملاقاتیں کیں۔ اور مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اگلے روز انہوں نے گورنمنٹ ڈگری کالج بنوں اور ٹیکنیکل کالج بنوں کے طلبہ سے اکٹھا خطاب کیا اس دورے میں ان کے ہمراہ صوبائی نائب صدر حامد علی رحمانی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان جمعیتہ کے صدر بھی تھے اسی دوران انہوں نے کرک کالج ہاسٹل میں بھی طلباء سے خطاب کیا

بلوچستان ضلع قلات

گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام ضلع قلات کا اجلاس صوبائی صدر عبدالغفور حیدری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبائی نائب صدر عبداللہ جان اور مرکزی نائب صدر نور احمد سندھی نے جمعیتہ کے پروگرام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعد ازاں درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:

صدر: ---- محمد ایوب کاشف
نائب صدر: ---- عبدالصمد جتک
ناظم عمومی: ---- سعید شبیر احمد شہوانی
ناظم: ---- پیر محمد بنگلزئی
ناظم اطلاعات: ---- عزیز الرحمٰن شہوانی
ناظم مالیات: ---- حسین احمد برکانی

آخر میں مرکزی نائب صدر نور احمد سندھی نے نو منتخب طلبہ سے حلفِ وفاداری لیا۔